www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حدیث و سنت

مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح

امام نسائی اور سُنن نسائی

(۲۱۵ تا ۳۰۳ھ)

ابو عبدالرحمٰن' احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحرالخراسانی' النسائی صاحبُ "السنن"

"نساء" کی طرف نسبت

خراسان کا ایک شہر ہے جو "سرخس" سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے۔ ابن خلکان لکھتے ہیں:

وَهِيَ مَدِيْنَةٌ بِخُرَاسَانَ خَرَجَ مِنهَا جَمَاعَةٌ مِنَ الأَعْيَانِ" ۱ ؎

یعنی "نساء خراسان کا ایک مشہور شہر ہے جہاں سے بہت سے اربابِ فن مشہور ہوئے ہیں۔" امام نسائی بھی اس کی طرف ہی منسوب ہیں۔

ولادۃ ونشأۃ

امام موصوف تقریباً ۲۱۵ھ کو پیدا ہوئے ان کا قول ہے: ۲ ؎

يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ مَوْلَدِيْ فِيْ سَنَةِ ۲۱۵ ھ

موصوف کی ابتدائی تعلیم کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا تاہم اس دور میں خراسان کا علاقہ علم و فن کا مرکز تھا بہت سے اربابِ فضل و کمال موجود تھے اس لئے قیاس یہی چاہتا ہے کہ موصوف کی ابتدائی تعلیم بھی یہیں پر ہوئی ہوگی' علامہ ذہبی لکھتے ہیں "طَلَبَ العِلْمَ فِي صِغَرِہٖ" یعنی بچپن میں علم کا شوق دامن گیر ہو گیا تھا۔ ۳ ؎

---

(۱) الوفیات ج ۱ ص ۶۶' البلدان ۲۸۶/۸ نیز بستان المحدثین

(۲) تہذیب التہذیب (ج ۸ ص ۳۵۸--۳۶۱)

(۳) النبلاء ۱۲۵/۱۴

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

سماعِ حدیث کے لئے رحلہ اولیٰ

محدثین نے طلبِ حدیث کے لئے رحلت کا ضابطہ مقرر کیا ہے یعنی یہ کہ طالب علم پہلے اپنے اہلِ بلدہ سے حدیث حاصل کرے اس کے بعد سفر کرے اور جو حدیث حاصل نہیں ہوئی اسے حاصل کرنے میں کوشش کرے۔

خطیب بغدادی رحلت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

طلبِ حدیث کے لئے سفر سے دو مقصد ہوتے ہیں۔

(الف) "علوِ اسناد" اور "قِدَمِ سماع" کا حاصل کرنا

(ب) حفاظِ حدیث سے ملاقات اور ان سے مذاکرہ واستفادہ

یہ دونوں چیزیں اگر اپنے شہر میں حاصل ہو جائیں تو سفر کی ضرورت نہیں ہے۔ ۴؎

چنانچہ امام نسائی نے بھی انہی دو مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے طلب حدیث کے لئے سفر کئے اور سب سے پہلے قتیبہ بن سعید البغلانی کی خدمت میں حاضر ہوئے "بغلان"... بلخ کے نواحی میں ایک پُر فضا قصبہ ہے۔ بعض نے اس کا نام "طخارستان" بھی نقل کیا ہے "بلدان" میں ہے: وَهِيَ مِنْ أَنْزَهِ بِلَادِ اللّٰهِ کہ یہ بہت ہی پاکیزہ شہر ہے۔ اور علامہ سمعانی نے الانساب میں لکھا ہے: "بَلْدَةٌ بِنَوَاحِي بَلْخٍ" اور میرا خیال ہے کہ طخارستان سے قریب ہے اور اس شہر کو آب وہوا کے لحاظ سے نہایت صحت افزا مقام حاصل ہے۔ محدث کبیر قُتیبہ بن سعید بن جمیل بھی اسی شہر میں سکونت پذیر تھے۔

قُتیبہ بن سعید محدث (المتوفی ۲۴۰ھ)

موصوف بڑے پایہ کے محدث تھے امام ذہبی نے ان کو "شَيْخُ الحفاظ" اور "محدثِ خراسان" کے لقب سے یاد فرمایا۔ ۵؎ ابن عدی لکھتے ہیں:

"ان کا اصل نام یحییٰ ہے اور قتیبہ لقب، ابنِ مندہ نے ان کا اصل نام علی بتایا ہے۔ ائمہ خمسہ نے ان سے روایت کی ہے اور ابن ماجہ ان سے امام ذُہلی کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کو امام مالک، لیث بن سعد، ابن لہیعہ، رِشدین بن سعد اور ان کے ہم طبقہ سے شرفِ روایت

---

(۴) الجامع لاخلاق الراوی والسامع

(۵) تذکرہ ۴۴۶ ج ۲، النبلاء ۱۱/ ۱۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حاصل ہے اور ابو العباس محمد بن اسحاق السراج سے آخری راوی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں:

"وَهُوَ آخِرُ مَنْ سَمِعَ ابْنَ لَهِيْعَةَ"

امام ذہبی کا بیان ہے کہ میں نے ان کا مستقل ترجمہ لکھا ہے اور تقریباً اسّی (۸۰) احادیث ان کے عوالی سے ذکر کی ہیں۔۶۔

امام بخاری نے ان سے ۳۰۸ اور امام مسلم نے ۶۶۸ احادیث بیان کی ہیں۔۷۔

امام نسائی نے ۲۳۰ھ میں ان کی طرف رحلت کی اور ایک سال کامل ان کے پاس قیام کیا لیکن ابنِ لہیعہ کی کتاب سے روایت میں احتراز کیا اور سنن یا غیر سُنن میں ان سے کوئی روایت درج نہیں کی۔ نیز امام نسائی نے قتیبہ بن سعید سے جمع فی السفر والی حدیث روایت نہیں کی کیونکہ قتیبہ اس حدیث کے روایت کرنے میں لیث سے منفرد ہے اور ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے۔ ہاں ابو داؤد نے (حدیث نمبر: ۱۲۲۰) باب الجمع بین الصلاتین میں اور ترمذی نے یہ حدیث قتیبہ سے روایت کی ہے۔ امام ترمذی لکھتے ہیں:

"هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ تَفَرَّدَ بِهٖ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرُهُ"

امام حاکم "علوم الحدیث" میں لکھتے ہیں:

رَوَاهُ اَئِمَّةٌ ثِقَاتٌ وَهُوَ شَاذُّ الْمَتْنِ وَالْاِسْنَادِ

تاہم یہ حدیث معلول نہیں ہے۔۸۔ اور معاذ بن جبل سے ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔۹۔ لیکن اس میں بھی جمعُ التقدیم کے لفظ کے ساتھ نہیں ہے اور ائمہ حدیث نے استغراب کی وجہ سے اس کو روایت کیا ہے اور جمع تقدیم کی قید کے ساتھ صرف قتیبہ نے روایت کی ہے جو کہ ابو داؤد اور ترمذی کے علاوہ مسند احمد ۵/۲۴۱ اور دار قطنی ۱/۳۹۳ اور بیہقی ۳/۱۶۳ میں ہے۔

علاوہ ازیں امام نسائی نے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کی طرف بھی رحلت کی اور مشاہیر سے حدیث کا سماع کیا پھر مصر کو اپنا وطن بنا لیا اور زقاقُ القندیل میں مقیم ہو گئے جو امراء کی آبادی تھی اور ہر لحاظ سے پُر رونق محلہ تھا۔

---

(۶) النبلاء ۱۱/۱۴

(۷) تہذیب ۸/۳۵۸۔۳۶۱

(۸) معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۱۹۔۱۲۰

(۹) ابو داؤد رقم ۱۲۰۸

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شیوخ کی فہرست

علامہ ذہبی نے شیوخ کی فہرست لکھی ہے مگر اُن میں نو شیوخ وہ ہیں جو آئمہ ستہ کے مشترکہ شیوخ شمار ہوتے ہیں:(۱) محمد بن بشار بندار (۲۵۲ھ)--(۲) محمد بن مثنی ابو موسیٰ (۲۵۲ھ)---(۳) زیاد بن یحییٰ الحمانی (۲۵۴ھ)---(۴) عباد بن عبد العزیز الفبری (۲۶۴ھ)---(۵) ابو حفص عمر بن علی الفلاس---(۶) ابو سعید الاشج عبداللہ بن سعید الکندی ---(۷) محمد بن معمر القیسی البحرانی (۲۵۶ھ)---(۸) یعقوب بن ابراہیم دورقی---(۹) نصر بن علی الجہضمی (۲۵۰ھ)- ۱۰؎

تلامذہ

علامہ مزی "تہذیب الکمال" میں لکھتے ہیں: امام نسائی سے خلقِ کثیر نے حدیث اخذ کی ہے اور موصوف روایت میں مشہور و معروف تھے۔ لیکن ہم مختصر طور پر چند ایک اہم تلامذہ کے اسماء درج کرتے ہیں جن میں سنن النسائی الکبریٰ اور المجتبی کے رواۃ بھی شامل ہیں۔

(۱) المحدث الامام ابو علی حسن بن الخضر بن عبداللہ الاسیوطی (۳۶۱ھ)

امام ذہبی لکھتے ہیں: ۱۱؎

"یَرْوِیْ عَنِ النَّسَائِیِّ سُنَنَہٗ وَعَنْ جَمَاعَۃٍ مَاتَ سَنَۃَ ۳۶۱ھ"

اور قراءت احمد بن نصر نیسابوری المقری اور ابو شعیب صالح بن زیاد السوسی سے حاصل کی ہے۔

اور تاریخ اسلام میں ان کے کبار شیوخ مذکور ہیں' اسحاق بن راہویہ' ہاشم بن عمار عیسیٰ بن حماد' حسین بن منصور السلمی' عمرو بن زرارۃ' محمد بن النضر المروزی' سوید بن نصر ابو کریب وغیرہم

لیکن انساب سمعانی اور یاقوت بلدان میں سن وفات (۳۷۲ھ) درج ہے' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

(۲) ابن الاحمر- ابوبکر محمد بن معاویہ بن عبد الرحمٰن الاموی القرطبی المعروف بابن الاحمر المتوفی (۳۵۸ھ)... علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ۱۲؎

---

(۱۰) مقدمہ شرح ترمذی لاحمد محمد شاکر' تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۳۶- النبلاء ۱۴/۱۲۷

(۱۱) تذکرہ ۳/۹۲۰ والنبلاء ۱۶/۹۳

(۱۲) النبلاء' ۱۶/۶۸ وراجع لترجمتہ: الانساب ۱/۲۶۳' البلدان' العبر ۲/۳۲۴ حسن المحاضرہ ۱/۳۷۰' النبلاء ۱۶/۹۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اِرْتَحَلَ اِلَی الْمَشْرِقِ فَسَمِعَ مِنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِّ وَغَیْرِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْاَنْدُلُسِ وَجَلَبَ اِلَیْهَا السُّنَنَ الْکَبِیْرَ لِلنَّسَائِیِّ وَحَمَلَ النَّاسُ عَنْهُ

(۳) ابنِ حبان - علامہ حافظ شیخ خراسان ابو حاتم محمد حبان البستی الدارمی بہت سی کتب کے مصنف ہیں۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں: ۱۳؎

اَکْبَرُ شَیْخٍ لَقِیَهٗ اَبُوْ خَلِیْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِیُّ سَمِعَ مِنْهُ بِالْبَصْرَةِ ... وَسَمِعَ بِمِصْرَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِّ

ان کی تالیفات میں "الانواع والتقاسیم"...."التاریخ" اور "کتاب الضعفاء" مشہور ہیں اور دو۲ ہزار سے زیادہ شیوخ سے روایت کا شرف حاصل ہے۔

(۴) ابن حیویہ - الشیخ الامام المعمر الفقیہ، قاضی ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن زکریا بن حیویہ النیسابوری ثم المصری۔ انہوں نے امام ابو عبدالرحمٰن نسائی سے سماع کیا اور عبدالغنی الحافظ علی بن محمد الخراسانی الفیاس اور دارقطنی نے ان سے اخذ کیا۔ (۳۶۶ھ) میں فوت ہوئے۔ ۱۴؎

(۵) ابوالعباس ابیض بن محمد بن حارث بن ابیض بن اسود بن نافع القرشی الفہری المصری..

امام ذہبی ان کے متعلق لکھتے ہیں: ۱۵؎

آخِرُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَصْحَابِ النَّسَائِیِّ کَانَ عِنْدَهٗ مَجْلِسَانِ فَقَطْ

ان سے حافظ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی الطحان اور ایک جماعت نے روایت کی ہے سنہ ۲۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۷۷ھ میں فوت ہوئے انہوں نے اپنے والد محمد بن ابیض، ابو محمد بن النحاس سے بھی روایت کی ہے۔ ۱۵؎

(۶) الحسن بن رشیق ابو محمد العسکری المصری۔ محدث اور مُسنِد مصر تھے۔ سنہ ۲۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۷۰ میں فوت ہوئے۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

وَسَمِعَ مِنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِیِّ فَاَکْثَرَ طَالَ عُمُرُهٗ وَعَلَا اِسْنَادُهٗ

---

(۱۳) النبلاء ۱۶/ ۹۳ راجع لترجمتہ: و تذکرہ ۳/ ۹۲۰ و شذرات ۳/ ۱۶، النبلاء ۱۶/ ۱۶۰، النجوم ۴/ ۱۲۸، تاج العروس (مادہ "حی") والعبر ۲/ ۳۴۲، البدایہ والنھایہ ۱۶/ ۱۶۰

(۱۴) الاکمال ۲/ ۳۶۰، العبر ۲/ ۳۴۲، حسن المحاضرہ ۱/ ۴۰۲، النجوم الزاہرہ ۴/ ۱۲۸ شذرات ۳/ ۵۷، تاج العروس مادہ (حی) النبلاء ۱۶/ ۱۶۰

(۱۵) راجع النبلاء ۱۶/ ۳۱۸، وایضاً العبر ۳/ ۴، حسن المحاضرہ ۱/ ۳۷۰، شذرات ۳/ ۸۸

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

كَانَ ذَا فَهْمٍ وَ مَعْرِفَةٍ وَّ كَانَ مُحَدِّثَ مِصْرَ فِيْ زَمَانِهٖ[16]۔

(۷) ابوبکر احمد بن محمد بن اسماعیل البناء ابن المهندس، سمع الدولابی وغیرہ..... توفی سنہ ۳۸۵ھ آپ کے بارے میں ہے:

وَ كَانَ مُكْثِرًا، وَاَخْطَأَ مَنْ قَالَ: اِنَّهٗ سَمِعَ مِنَ النَّسَائِيْ وَ رَوٰى عَنْهُ الْحَافِظُ عَبْدُالْغَنِيْ عَدَدًا كَثِيْرًا وَ انْتَقٰى عَلَيْهِ الْحُفَّاظُ وَ كَانَ ثِقَةً، عَاشَ تِسْعِيْنَ سَنَةً[17]۔

(۸) ابو عبداللہ البیانی محمد بن قاسم بن محمد بن سیار الامام الحافظ الکبیر

امام ذہبی لکھتے ہیں:[18]۔

سَمِعَ اَبَاهُ، وَبَقِيَّ بْنَ مَخْلَدٍ وَ مُحَمَّدَ بْنَ وَضَّاحٍ وَفِيْ رِحْلَتِهٖ مِنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيْ وَغَيْرِهِمْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْبَاجِيُّ لَمْ اُدْرِكْ بِقُرْطُبَةَ مِنَ الشُّيُوْخِ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِّنْهُ

علامہ ذہبی مزید لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ وہ عالم ثقہ اور راس فی الشروط و عقد الوثائق تھے۔ [19]۔

(۹) ابن الحداد۔ الامام العلامہ الثبت، شیخ الاسلام، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن جعفر الکنانی المصری الشافعی۔ ابن الحداد، صاحب "کتاب الفروع" فی المذهب سنہ ۲۶۴ھ میں مولود ہوئے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔[20]۔

سَمِعَ الْفَرْيَابِيَّ وَ خَلْقًا... وَلَازَمَ النَّسَائِيَّ كَثِيْرًا وَ تَخَرَّجَ بِهٖ، وَعَوَّلَ عَلَيْهِ وَاكْتَفٰى بِهٖ وَقَالَ: جَعَلْتُهٗ حُجَّةً فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ كَانَ فِي الْعِلْمِ بَحْرًا لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ... لَهٗ بَصَرٌ بِالْحَدِيْثِ وَ رِجَالِهٖ

ان کی بعض تالیفات بھی مشہور ہیں۔ "کتاب ادب القاضی"[21]۔ چالیس اجزاء میں ہے

---

(۱۶) راجع لترجمتہ: تذکرۃ الحفاظ ۹۵۹/۳، العبر ۳۵۵/۲، میزان الاعتدال، الوافی ۱۶/۱۲۔ غایۃ النهایہ ۲۱۲/۱، طبقات الحفاظ ۳۸۴، النجوم الزاہرہ ۱۳۹/۴، حسن المحاضرہ ۳۲۵/۱، شذرات ۷۱/۳، والنبلاء ۲۸۰/۱۶

(۱۷) النبلاء ۳۶۳/۱۶، العبر ۲۷/۳، تاریخ اسلام، حسن المحاضرہ ۳۷۰/۱، شذرات ۱۱۳/۳

(۱۸) النبلاء ۲۵۴/۱۶، تاریخ علماء الاندلس ۴۶/۲، العبر ۲۰۹/۲، شذرات ۳۰۹/۲

(۱۹) دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ۸۴۵/۳

(۲۰) النبلاء ۴۴۵/۱۵ و راجع: الانساب ۷۱/۴ والمنتظم ۳۷۹/۶، وفیات ۱۹۷/۴، تذکرۃ الحفاظ ۸۹۹/۳، طبقات الشافعیہ ۷۹/۳، البدایہ ۲۲۹/۱۱، النجوم الزاہرہ ۳۱۳/۳، شذرات ۳۶۸/۲

(۲۱) فی التذکرہ "ادب القضا"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com

اور "کتابُ الفرائض" ایک سو جز کے قریب ہے۔ (محدثین کے عرف میں ایک جزء تقریباً ۲۰ ورق) اسحاق بن راہویہ ان کو الشافعی الامام کے لقب سے یاد کرتے جس روز المزنی صاحبُ الشافعی فوت ہوئے اسی روز ابن الحداد پیدا ہوئے ۲۲۔ امام دار قطنی کہتے ہیں:

اِبْنُ الْحَدَّادِ کَثِیْرُ الْحَدِیْثِ، لَمْ یُحَدِّثْ عَنْ غَیْرِ النَّسَائِیِ
وَقَالَ رَضِیْتُ بِہٖ حُجَّۃً بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۲۳۔

امام نسائی کی کتاب خصائص کے راوی ہیں۔ ابنُ الحداد کا بیان ہے کہ میں ابنُ الاخشید ملکِ مصر کی مجلس میں گیا تو اس نے مجھ سے سوال کیا: ابو بکر، عمر اور علی میں سے افضل کون ہے؟

تو میں نے جواب دیا۔ اِثْنَیْنِ حِذَاءَ وَاحِدٍ، یعنی دو ایک کے مقابلہ میں ہیں۔ اس پر اس نے دوبارہ سوال کیا: اَیُّہُمَا اَفْضَلُ، ابو بکر اَو علی؟

تو میں نے کہا: اِنْ کَانَ عِنْدَکَ فَعَلِیٌّ وَاِنْ کَانَ بَرًّا فَاَبُوْ بَکْرٍ ۲۴۔

تو اس پر وہ ہنس پڑا، آپ رحمہ اللہ سنہ ۳۴۵ھ یا ۳۴۴ھ میں فوت ہوئے۔

(۱۰) عبد الکریم بن ابی عبد الرحمٰن النسائی ۲۵۔: یہ امام نسائی کے صاحبزادے ہیں۔

(۱۱) علی بن ابی جعفر احمد بن محمد الطحاوی (۳۵۱ھ) ۲۶۔ - یہ علماء حنفیہ سے ہیں اور ابو جعفر الطحاوی صاحبِ شرح معانی الاثار کے صاحبزادے ہیں۔

مذکورہ بالا رواۃ وہ ہیں جن کے نام ذکر کرنے کے بعد حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: ۲۵۰۔

"ھٰؤُلَاءِ رُوَاۃُ کِتَابِ السُّنَنِ"

(۱۲) ابنُ السنی ۲۷۔

ان میں ابن السنی ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق الھاشمی الجعفری الدینوری کو بھی شامل کر لیا جائے تو کل رواۃ ۱۲ ہو جاتے ہیں۔ ابنُ السنی نے اولا ابو خلیفہ الجمحی سے سماع کیا جو بقول ذہبی ان کے بڑے شیخ ہیں پھر انہوں نے امام نسائی سے "السنن" کا سماع کیا اور تصنیف و تالیف میں مشغول

(۲۲) توفی المزنی سنہ ۲۶۴، طبقات ۲/ ۹۳
(۲۳) طبقات الشافعیہ للسبکی ۳/ ۸۱
(۲۴) برًّا: علانیۃً
۲۵۔: تہذیب التہذیب ج ۱/ ص ۳۷
۲۶۔: تہذیب التہذیب ج ۱/ ص ۳۷
(۲۷) راجع الاکمال لابن ماکولا ۴/ ۵۰۱، الانساب ۷/ ۱۸۶، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۹۳۹، طبقات سبکی ۳/ ۳۹، الاعلام للزرکلی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہو گئے ان کی کتاب "الیوم واللیلہ" مشہور تر کتاب ہے اور اذکار میں کامل کتاب سمجھی جاتی ہے اور نسائی کی کتاب "عمل الیوم واللیلہ" سے عمدہ شمار ہوتی ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:

وَهُوَ مِنَ الْمَرْوِيَّاتِ الْجَيِّدَةِ

پھر ابن السنی نے امام نسائی سے سماع کے بعد "السنن" کو مختصر کیا۔ جس کا تذکرہ امام نسائی کی تالیفات میں ہو گا اور بقیہ رواۃ جن کے متعلق رواۃ السنن کی تصریح ملتی ہے اور حافظ ابن حجر نے ان کا ذکر کیا ہے وہ "السنن" کے رواۃ ہیں کیونکہ "المجتبیٰ" کے امام نسائی کی تالیف ہونے میں اختلاف ہے۔ ۲۸۔

اضافہ

یہ وہ رواۃ "السنن" ہیں جن کا علامہ مزی اور پھر حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے مگر ایک راوی وہ ہے جس کا علامہ مزی یا حافظ ابن حجر میں سے کسی نے ذکر نہیں کیا اور وہ ہے مسعود بن علی بن الفضل البجانی۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ مصر میں امام نسائی سے ان کی تاریخ کا سماع کیا اور پھر بعد میں السنن کا' چنانچہ عزالدین ابن الاثیر لکھتے ہیں:

رَوَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيِّ السُّنَنَ لَهُ

اور علامہ ذہبی نے "المشتبہ" میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے:

اَلْبَجَانِيُّ بِالتَّثْقِيْلِ وَالْفَتْحِ نِسْبَةٌ بَجَّانَةَ وَ مِنْهَا مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِيِّ الْبَجَانِيُّ حَمَلَ عَنِ النَّسَائِيِّ السُّنَنَ"

السنن کی روایت

اب ہم السنن کی روایت اور سند کو بیان کرتے ہیں جو شاہ ولی اللہ سے ابن السنی تک مذکور ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے ہاں معروف ابن السنی کی روایت ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔

قاضی ابو نصر الکسار

احمد بن الحسین بن محمد بن عبداللہ بن بران الدینوری.... علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

سَمِعَ سُنَنَ النَّسَائِيِّ الْمُخْتَصَرَ مِنَ الْحَافِظِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ السُّنِّيِّ وَ سَمَاعُهُ لَهُ مِنْهُ فِي سَنَةِ ٣٦٣ھ وَحَدَّثَ بِهِ فِي جَمَادَى الْأُولٰى سَنَةَ ٤٣٣ھ

(۲۸) النبلاء ۱۲۶/۱۶ ' حاشیہ تہذیب الکمال ۳۲۸/۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

صاحبِ علم و جلالت اور صحیح السماع تھے اس کتاب کی تحریف سے تھوڑا عرصہ بعد فوت ہو گئے ۲۹۔ پھر الکسار سے ابو محمد عبدالرحمٰن بن حمد الدونی نے روایت کی اور ان سے آخری راوی بالا جازہ مُسنِدِ اصبہان ابو علی الحداد (متوفی ۵۰۵ھ) ہیں ۳۰۔

ابو محمد الدونی

ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن الحسن بن عبدالرحمٰن الدونی۔ ۳۱۔
قریہ "دوَن" کے رہائشی تھے جو کہ ہمدان کے مضافات سے ہے۔ امام ذہبی لکھتے ہیں:
كَانَ آخِرَ مَنْ رَوَىٰ "كِتَابَ الْمُجْتَبَىٰ" مِنْ سُنَنِ النَّسَائِيِّ وَغَيْرَ ذٰلِكَ عَنِ الْقَاضِي اَبِیْ نَصْرِ الْكَسَّارِ صَاحِبِ ابْنِ السُّنِّيِّ
ان سے متعدد لوگوں نے روایت کی ہے لیکن اس اسناد میں ابن طاہر المقدسی مذکور ہیں۔ نیز ذہبی لکھتے ہیں:
"قَرَءَ عَلَيْهِ اَبُوْ طَاهِرِ السِّلَفِيُّ فِيْ سَنَةِ خَمْسِ مِائَةٍ بِالدُّوْنِ" كِتَابَ النَّسَائِيِّ
سیرویہ کا قول كَانَ صَدُوْقًا مُتَعَبِّدًا سَمِعْتُ مِنْهُ السُّنَنَ اور سلفی نے کہا یہ سفیانی المذہب اور ثقہ تھے یعنی سفیان الثوری کے مقلد تھے۔ سنہ ۵۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابن طاہر المقدسی

العالم المسند ابو زرعہ طاہر بن حافظ محمد بن طاہر بن علی الشیبانی المقدسی ثم الرازی الہمدانی ش ۳۲۔ سنہ ۴۸۱ھ کو "ری" میں پیدا ہوئے۔ ابو منصور المقومی (م:۴۸۴ھ) مکی بن منصور الکرجی

---

(۲۹) النبلاء ۱۷/۵۱۴، شرح القاموس (ک س ر) (۳۰)

(۳۱) ترجمہ کے لئے: تاریخ الاسلام ۴/۱۶۵، دول الاسلام ۲/۳۰، العبر ۴/۲، النجوم الزاہرہ ۵/۱۹۷، شذرات ۴/۳، النبلاء ۱۹/۲۳۹

(۳۲) العبر ۴/۱۹۲، دول الاسلام ۲/۷۹، البدایہ ۱۲/۲۶۴، شذرات ۴/۲۱۷ والنبلاء ۲۰/۵۰۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(م:۴۹۱ھ)۳۳۔ اور ابی القاسم بن بیان سے سماع کیا۔ اور متعدد مرتبہ حج کی بغداد پہنچ کر حدیث بیان کرتے

وَتَفَرَّدَ بِالْكُتُبِ وَالْأَجْزَاءِ وَحَدَّثَ "السُّنَنَ لِلنَّسَائِيِّ الْمُجْتَبىٰ"
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمْدٍ الدُّوْنِيِّ

ان سے سمعانی' ابن الجوزی' عبداللطیف بن القبیطی اور ابوبکر محمد بن سعید بن الخازن نے روایت کی۔ عمر بن علی القرشی کا بیان ہے:

جب میں نے "سنن" ابن ماجہ کی قرأت ابو زرعہ پر شروع کی تو انہوں نے کہا: اَلْكِتَابُ سَمَاعِيْ مِنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ الْمُقَوِّمِيِّ وَكَانَ سَمَاعِيْ فِيْ نُسْخَةٍ عِنْدِيْ بِخَطِّ أَبِيْ وَفِيْهَا سَمَاعُ إِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيِّ

قرشی کا بیان ہے کہ ہم نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان کو واقعی مقومی سے "اجازہ" حاصل ہے۔ پس ان پر اگر مقومی کا سماع نہیں تو اجازۃً تو مقروء ضرور ہے۔

مقومی سے ابو زرعہ کو 'کتاب "فضائل القرآن" لابی عبید' کا بھی اجازہ حاصل ہے جو سنہ ۴۸۴ھ کا ہے۔ لہٰذا انہوں نے چار سال کی عمر میں سماع کیا ہے اور انہی کے طریق سے ہم کو مسند الشافعی' المجتبیٰ اور سنن ابن ماجہ کا سماع حاصل ہے۔

سمعانی نے الذیل میں اس کا نام داؤد ذکر کیا ہے جو محض وہم ہے۔ یہ ایک تاجر تھے' علم کی واقفیت نہ تھی اس لئے انہوں نے اپنے باپ کی تمام کتب ابوالعلاء العطار کے سپرد کردیں سنہ ۵۳۶ھ میں فوت ہوئے۔ ۳۴۔

ابو طالب القبیطی (۶۴۱ھ)

ابو زرعہ سے قبیطی کو اجازہ حاصل ہے۔ قبیطی کا نام عبداللطیف بن محمد بن حمزہ ہے جو حرانی

---

(۳۳) ابوالحسن مکی بن منصور بن محمد بن علان الکرجی المعتمد (۳۹۰-۴۹۱)
علامہ ذہبی لکھتے ہیں: الشیخ الرئیس المسند المعمر' السلاو الکرج والکرج بلدۃ من بلاد الجبل بین صبہان وھذان' حوالہ النبلاء ۱۹/۱۷' والعبر ۳/۳۳۱' تبصیر المنتبہ ۳/۱۲۰۹' شذرات ۳/۳۹۷'
ان سے حسب ذیل محدثین نے روایت کی:
۱۔ الفقیدہ ابوالحسن محمد بن عبدالملک الکرجی ۲۔ ابوالمکارم احمد بن محمد بن علان ۳۔ ابو زرعہ طاہر بن محمد المقدسی وابوہ' ابوطاہر السلفی' سمع منہ مسند الشافعی

(۳۴) ترجمہ کے لئے: العبر ۴/۱۹۲' دول الاسلام ۲/۷۹' البدایہ ۱۲/۲۶۴' شذرات ۴/۲۱۷' النبلاء ۲۰/۵۰۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بغدادی نسبت رکھتے ہیں۔ سنہ ۵۵۴ھ کو پیدا ہوئے۔ متعدد محدثین سے سماع کیا جن میں ابن البطی اور ابو زرعہ بھی شامل ہیں اور ان سے ابوالعباس ابن الشحنہ کو اجازہ حاصل تھا سنن ابن ماجہ کے سماع میں کچھ فوات ہے۔ سنہ ۶۴۱ھ کو فوت ہوئے کچھ اجزاء میں تفرد حاصل تھا۔ ۳۵

الحجّار (۷۳۰ھ)

ابوالعباس شہاب الدین احمد بن ابی طالب الصالحی (المعروف بابن شحنہ) انہوں نے صحیح کا سماع الزَبِیدی سے کیا اور ستر سے زیادہ مرتبہ بخاری شریف کا درس دیا اور مخلوقِ خدا نے ان سے استفادہ کیا۔ ان کو بغداد سے ۱۳۸ شیوخ سے اجازہ حاصل ہے جو اصحابِ عوالی اور مُسندین ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے وقت کے مسند الدنیا ہیں۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

عُمِّرَ حَتّٰی اَلْحَقَ الْاَحْفَادَ بِالْاَجْدَادِ ۳۶۔

حجّار تک شاہ ولی اللہ کا سلسلۂ سند یہ ہے:

حجار، الزین زکریا ۹۲۶ھ والسیوطی (۹۱۱ھ)، اِن سے شیخ محمد بن احمد الرملی (۱۰۰۴ھ) وعن الرملی الشیخ احمد شناوی (۱۰۲۸ھ) وعنہ الشیخ احمد قشاشی (۱۰۷۱ھ)

وعن القشاشی الشیخ ابراہیم الکردی (۱۱۰۱ھ) وعن الکردی ابنہٗ الشیخ ابو طاہر الکردی (۱۱۴۵ھ) وعن ابی طاہر، شاہ ولی اللہ الدھلوی (۱۱۷۶ھ)

امام نسائی ...... معاصرین کی نظر میں !

علم و فضل

معاصرین میں سے بہت سے ائمہ اور اقران نے امام نسائی کی تعریف کی ہے۔ ابن عدی لکھتے ہیں: ۳۷۔

"میں نے فقیہ منصور اور احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی سے سنا کہ ابو عبدالرحمٰن النسائی امام من ائمۃ المسلمین ہیں"۔

---

(۳۵) العبر ۵/۱۶۸، النجوم ۶/۳۴۹ والنبلاء ۲۳/۷۷

(۳۶) الدُرر الکامنہ ۱/۱۴۳، شذرات ۶/۹۳، فہرس الفہارس ۱/۲۵۲، البدایہ ۱۴/۱۵۰

(۳۷) النبلاء ۱۴/۱۳۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ابو علی نیشاپوری نے بھی آپ کو "امام فی الحدیث بلا مدافعہ" لکھا ہے۔ ابو سعید ابن یونس اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:۳۷۔

"كَانَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ إِمَامًا حَافِظًا ثَبْتًا"

امام ذہبی نے کہا ہے کہ ابن یونس کی بات نہایت صحیح ہے کیونکہ ایک تو وہ باخبر حافظ ہیں اور دوسرے امام نسائی سے انہوں نے استفادہ بھی کیا ہے اصل بات یہ ہے کہ تیسری صدی کے خاتمہ پر امام نسائی سے بڑا حافظِ حدیث کوئی نہیں تھا۔ وہ حدیث کے عِلَل و رجال کو امام مسلمؒ ابو داؤد اور ترمذی سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ فنونِ حدیث میں امام بخاری کے ہم پلہ سمجھے جاتے۔ آپ کے بارے میں ہی کہا گیا ہے: (وَهُوَ جَارٍ فِيْ مِضْمَارِ الْبُخَارِيِّ)

ابو عبداللہ ابن مندہؒ لکھتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ أَخْرَجُوا الصَّحِيْحَ وَ مَيَّزُوا الثَّابِتَ مِنَ الْمَعْلُوْلِ وَ الْخَطَأَ مِنَ الصَّوَابِ أَرْبَعَةٌ: البخاری ومسلمؒ وابو داؤد وابو عبدالرحمن النسائی

امام حاکم لکھتے ہیں کہ میں نے دار قطنی کو متعدد مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا:۔

أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُقَدَّمٌ عَلٰى كُلِّ مَنْ يُّذْكَرُ بِهٰذَا الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِهٖ وَ كَانَ أَفْقَهَ مَشَائِخِ مِصْرَ فِيْ عَصْرِهٖ وَأَعْرَفَهُمْ بِالصَّحِيْحِ وَ السَّقِيْمِ مِنَ الْآثَارِ وَ أَعْلَمَهُمْ بِالرِّجَالِ

امام ذہبیؒ مامون مصری محدث (تلمیذ نسائی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:

ہم امام نسائی کے ساتھ طرسوس گئے وہاں پر ائمہ کی ایک جماعت جمع ہوگئی جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم مربّع ابو الاذان اور کیلجہ (محمد بن صالح ابو بکر الانماطی) جیسے ممتاز علماءِ حدیث شامل تھے سب نے مشورہ کیا کہ شیوخ پر انتقاء امام نسائی کریں۔ چنانچہ امام نسائی کے انتخاب کو سب نے قلم بند کیا۔

ورع و امانت

حاملینِ حدیث میں سب سے ممتاز وصف ان کا ورع و امانت ہے کہ حدیث کے اخذ و اداء میں پوری دیانت داری سے کام لیتے۔ روایت و سماع سے پہلے یہ تسلی کر لیتے کہ شیخ میں عملی دیانت بھی پائی جاتی ہے یا نہیں؟ کیا اس کا سماع صحیح ہے چنانچہ یہ چیز اس قدر اہم ہے کہ اس پر "آدابُ الشیخ و السامع" کے نام سے مستقل کتابیں لکھی گئیں ہیں۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

امام نسائی کے ورع و تقویٰ اور امانت و دیانت کے سلسلہ میں ایک واقعہ بہت مشہور ہے
ابن الاثیر "جامع الاصول" میں لکھتے ہیں۔۳۸۔

وَكَانَ وَرِعًا مُتَحَرِّيًا، قِيلَ إِنَّهُ أَتَى الْحَارِثَ بْنَ مِسْكِينٍ فِي زِيٍّ أَنْكَرَهُ، فَمَنَعَهُ، فَكَانَ يَجِيئُ فَيَقْعُدُ خَلْفَ الْبَابِ وَيَسْمَعُ، وَلِذٰلِكَ مَا قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَإِنَّمَا يَقُولُ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُهُ

امام نسائی کا اعتقاد و مذہب

امام نسائی جمہور محدثین اور اہل السنہ کے ہم عقیدہ تھے اور شیخین کو حضرت علیؓ پر مقدم رکھتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود امام نسائی پر تشیع کی تہمت لگائی گئی حتیٰ کہ شام میں نواصب نے ان کو شہید کر ڈالا۔ امام ذہبی لکھتے ہیں: ۳۹۔

وَهُوَ جَارٍ فِي مِضْمَارِ الْبُخَارِيِّ وَأَبِي زُرْعَةَ إِلَّا أَنَّ فِيهِ قَلِيلَ التَّشَيُّعِ وَانْحِرَافًا عَنْ خُصُومِ الْإِمَامِ عَلِيٍّ، كَمُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاللّٰهُ يُسَامِحُهُ

لیکن ذہبی کی یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ ایک غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اصل قصہ یہ ہے امام نسائی دمشق گئے تو انہوں نے دیکھا کہ لوگ حضرت علیؓ سے بہت منحرف ہو چکے ہیں تو انہوں نے اعتدال کی راہ بتانے کے لئے "خصائصِ علی" کتاب لکھی لیکن فضائلِ شیخین اور حضرت معاویہ پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ امام موصوف کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے خود ہی حقیقت حال بیان کر دی اور کہا۔۴۰۔

دَخَلْتُ دِمَشْقَ وَالْمُنْحَرِفُ بِهَا عَنْ عَلِيٍّ كَثِيرٌ
فَصَنَّفْتُ كِتَابَ الْخَصَائِصِ رَجَوْتُ أَنْ يَهْدِيَهُمُ اللّٰهُ

پھر انہوں نے "فضائلِ صحابہؓ" پر کتاب لکھ کر اس تہمت کا ازالہ کر دیا اس پر کسی نے کہا کہ آپ معاویہ کے فضائل پر کیوں کتاب نہیں لکھتے تو امام نے جواب دیا:

أَيَّ شَيْئٍ أُخْرِجُ؟ حَدِيثَ اللّٰهُمَّ لَا تُشْبِعْ بَطْنَهُ ۴۱۔

تو سائل لاجواب ہو کر رہ گیا۔

---

(۳۸) ۱۹۶/۱ (۴۰) النبلاء ۱۲۹/۱۴

(۳۹) النبلاء ۱۳۵/۱۴، ۱۳۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مزید وضاحت

مسند علی اور الخصائص کی وجہ سے امام پر تشیع کا الزام لگایا جاتا ہے مگر یہ دونوں کتابیں "السنن الکبیر" کا حصہ ہیں اور السنن کے بعض نسخوں میں "الخصائص" بھی موجود ہے۔ لہٰذا یہ مستقل کتابیں نہیں ہیں۔

حقیقتِ حال

اصل بات یہی ہے کہ حضرت معاویہؓ کے فضائل کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب الفضائل میں بَابُ ذِکرِ مُعَاوِیَہؓ کے عنوان سے ترجمہ قائم کیا ہے اور اس کے تحت حضرت ابن عباس کا قول ذکر کردیا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے ایک وتر پڑھا حضرت ابن عباس کا مولیٰ کریب یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا حضرت ابن عباس نے کہا:

دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور ایک روایت میں ہے "فَاِنَّهٗ فَقِیْهٌ" .... تو اس سے امام بخاری نے ان کی فضیلت کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ وہ صحابی ہیں اور صحابی بھی فقیہ تو پھر وہ کسی مسند اور اثر کے بغیر ایک وتر کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صرف ایک وتر ثابت ہے۔ نفس مقالہ پر بحث کرتے ہوئے حافظ ابن حجر نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایک وتر متعدد احادیث سے ثابت ہے لہٰذا ابن التین شارح بخاری کا یہ کہنا ہے: ان الوتر لم یقل به الفقهاء قابل استناد نہیں ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ پہلے دو رکعت پڑھ لے اور اس کا وصل ضروری نہیں ہے بلکہ فصل بھی جائز ہے۔

خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا۔ حافظ ابن حجر "تنبیہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

امام بخاری نے حضرت معاویہؓ کی فضیلت "باب ذکر معاویہ" کے عنوان سے ذکر کی ہے اور فضیلت یا منقبت سے تعبیر نہیں کیا کیونکہ ترجمۃ الباب کے تحت جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے فضیلت نہیں نکلتی صرف حضرت ابن عباس سے صحبت اور فقہ کی شہادہ مذکورہ ہے جو فی الجملہ فضیلت کے لئے

---

(۴۱) راجع للحدیث "مسند الطیالی" رقم ۲۶۸۸ من طریق ابی عوانه واخرجه مسلم فی البر واصله (۲۶۰۴) بلفظ آخر عن شعبه انظر انساب الاشراف ۱۲۵/۴ وهو فی المسند ۲۴۰/۱، ۲۹۱، ۳۳۵، ۳۳۸، من طریق شعبه والی عوانه حدیث ابن عباس والنبلاء ۱۲۹/۱۶

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کافی ہے۔ ابن ابی عاصم ۴۲ ۔ نے حضرت معاویہ کے مناقب پر ایک کتاب لکھی ہے اسی طرح ابو عمر غلام ثعلب ۴۳ ۔ اور ابو بکر نقاش ۴۴ ۔ نے بھی اس باب میں کتابیں لکھی ہیں امام ابن الجوزی نے ان احادیث کو موضوعات میں درج کیا ہے اور آخر میں امام بخاری اور امام نسائی کے شیخ امام اسحاق بن راھویہ کا قول درج کیا ہے: "لَا يَصِحُّ فِي فَضْلِ مُعَاوِيَةَ شَيْئٌ"

اس نکتہ کے پیش نظر امام بخاری نے اپنے شیخ کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے مناقب کے لفظ سے عدول کیا ہے لیکن اپنی دقتِ نظر سے حضرت معاویہ کی فضیلت پر ۔۔ اور وہ بھی حضرت ابنِ عباس کے قول سے ۔۔۔ استنباط کرکے روافض کے سر پر جوت لگا دیا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنے شیخ اسحاق بن راھویہ کے قول پر اعتماد کیا ہے اور حضرت معاویہ کی فضیلت پر کچھ نقل کرنے سے انکار کر دیا ہے اور یہی قصہ امام حاکم کا ہے کہ ان پر تشیع کی تہمت تھی۔ امام احمد بن حنبل نے بھی حضرت معاویہ کے بارے میں کسی حدیث کی صحت سے انکار کر دیا ہے اور ان کو "إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ" قرار دیا ہے۔ بحث کے خاتمہ پر حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

قَدْ وَرَدَ فِي مَنَاقِبِ مُعَاوِيَةَ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ لٰكِنْ لَيْسَ مِنْهَا مَا يَصِحُّ مِنْ طَرِيقِ الْإِسْنَادِ وَبِذٰلِكَ جَزَمَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهْوَيْهِ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا ...وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

دراصل شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تنقیحات سے معلوم ہوتا ہے کہ تشیع کا مفہوم متقدمین کے ہاں صرف یہ ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں۔ حضرت علیؓ نے جو مخالفین کے ساتھ جنگیں لڑیں ان میں وہ حق پر تھے اور مخالفین خطا پر اور شیخین کی حضرت علیؓ پر فضیلت اور

---

(۴۲) احمد بن عمرو بن ابی عاصم بن مخلد الشیبانی ابو بکر بن ابی عاصم المتوفی ۲۸۷ھ من اہل البصرہ، لہ نحو ۳۰۰ مصنف ۱/۱۴۱۸، سیر اعلام النبلاء ۱۳/۴۲۰، تذکرہ الحفاظ ۲/۶۴۰، البدایہ والنہایہ ۱۱/۸۴، اخبار اصبہان ۱/۱۰۰، تہذیب ابن ۱/۱۴۱۸ ابدران

(۴۳) محمد بن عبدالواحد ابو عمر المطرز الباوردی، احد ائمہ اللغہ، صحب ثعلب النحوی زمانا حتی لقب غلام ثعلب۔ لہ رسالہ فی غریب القرآن و فضائل و غرائب الحدیث علی مسند احمد توفی ۳۴۵ھ وفیات الاعیان و تاریخ بغداد ۲/۳۵۶

(۴۴) ابو بکر محمد بن الحسن الموصلی ثم البغدادی النقاش المتوفی سنہ ۳۵۱ھ ضعیف فی الحدیث قال البرقانی: کل حدیث النقاش منکر، قال الخطیب: فی حدیثہ مناکیر باسانید مشہورہ۔ راجع تاریخ بغداد ۲/۲۰۲ تا ۲۰۵، تذکرہ الحفاظ ۳/۹۰۸، طبقات للسبکی ۳/۱۴۵، غایہ النہایہ ۲/۱۱۹ والمیزان للذہبی وللسان للحافظ ابن حجر وفیات ۲/۴۸۸ والذہبی النبلاء تذکرہ ۲/۸۷۳، ۵/۵۷۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تقدم کے قائل تھے۔ لیکن متاخرین کے نزدیک تشیع محض رفض کا نام ہے اور امام نسائی یا امام حاکم اس قسم کے رفض سے پاک تھے بلکہ امام نسائی سے تو یہ بھی ثابت نہیں کہ حضرت علی حضرت عثمان سے بھی افضل تھے۔

ایک لطیفہ

ذہبی نے ابن زولاق کی کتاب "قضاۃِ مصر" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ والیٔ مصر ابنُ الاخشید نے ابنُ الحداد کو جو امام نسائی کے تلمیذ تھے۔ مصر کا قاضی مقرر کر دیا اور ہم (ابنِ زولاق) نے کتاب الخصائص نسائی کی اس پر قراءت شروع کی۔ اسے حضرت علیؓ کے متعلق کوئی بات پہنچی تو انہوں نے کہا:

اب میں یہ کتاب جامع مصر میں بیٹھ کر املاء کراؤں گا تو علی بن حسن نے بتایا کہ ابن الحداد نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ ابنُ الاخشید کی مجلس میں بیٹھا تھا جب ہم کھڑے ہوئے تو اس نے میرا بازو پکڑ لیا اور تنہائی میں پوچھا کہ ابوبکر، عمر اور علی میں کون افضل ہے؟ تو میں نے جواب دیا: اِثْنَيْنِ حِذَاءَ وَاحِدٍ، تو اس نے کہا: ابوبکر اور علی میں کون افضل ہے؟ تو میں نے کہا:

اِنْ كَانَ عِنْدَكَ فَعَلِيٌّ وَاِنْ كَانَ بَرًّا فَاَبُوْبَكْرٍ... فَضَحِكَ

فقہ و اجتہاد

محدثین بالعموم اور ائمہ ستہ بالخصوص کسی فقہی مسلک کے ساتھ مقید نہ تھے بلکہ حریتِ رائے اور عدمِ تقلید سے فتوے دیتے رہے اور اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ یہ تقید محدثین کے مزاج ہی کے خلاف ہے۔ امام نسائی کو محض اس لئے شافعیُ المسلک کہا گیا کہ انہوں نے کتاب "مناسکِ حج" شافعی مسلک کے مطابق تالیف کی ورنہ اس سے شافعی ہونا لازم نہیں آتا جو شخص سنن نسائی کا مطالعہ کرے گا اسے امام نسائی کی فقہ میں گہرائی نظر آئے گی چنانچہ امام حاکم لکھتے ہیں: ۴۵ ؎

اَمَّا كَلَامُ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فِقْهِ الْحَدِيْثِ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّذْكَرَ وَمَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ السُّنَنِ لَهٗ تَحَيَّرَ فِيْ حُسْنِ كَلَامِهٖ

---

(۴۵) النبلاء ۱۳۰/۱۴ معرفۃ علوم الحدیث ص ۸۲

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شاہ ولی اللہ دہلوی نے محدثین فقہاء کے اجتہاد پر بحث میں اس کی خوب وضاحت کی ہے اور امام نسائی کے متعلق بھی لکھا ہے کہ وہ فقہاء محدثین سے تھے۔ایک مقام میں لکھتے ہیں ۴۶؎ :

كَانَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ قَدْ يُنْسَبُ اِلَى اَحَدِ الْمَذَاهِبِ لِكَثْرَةِ مُوَافَقَتِهٖ كَالنَّسَائِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ يُنْسَبَانِ اِلَى الشَّافِعِيِّ

اور پھر لکھا ہے کہ جو علماءِ حدیث عہدہ قضا پر مامور رہے ہیں ان کے مجتہد ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس عہدہ پر مجتہد کے بغیر کوئی مامور ہی نہیں ہو سکتا تھا۔

فقہی مذاہب اور محدثین

محدثین کے مذاہب فقہی کے متعلق علامہ طاہر الجزائری لکھتے ہیں۔ ۴۷؎

اَمَّا الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاؤْدَ فَاِمَامَانِ فِي الْفِقْهِ وَ كَانَا مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَاَمَّا مُسْلِمٌ وَ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَنَحْوُهُمْ فَهُمْ عَلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لَيْسُوْا مُقَلِّدِيْنَ لِوَاحِدٍ بِعَيْنِهٖ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَلَا هُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ عَلَى الْاِطْلَاقِ بَلْ يَمِيْلُوْنَ اِلٰى قَوْلِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ.... وَهُمْ اِلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْحِجَازِ اَمْيَلُ مِنْهُمْ اِلٰى مَذْهَبِ اَهْلِ الْعِرَاقِ

ان کے علاوہ امام دار قطنی مائل بشافعیت تھے لیکن وہ صاحبِ اجتہاد اور ائمہ سنت سے تھے اور بعد کے محدثین سے اجتہاد میں قوی تھے کیونکہ بعد کے محدثین نے تقلیدی رنگ اختیار کر لیا تھا۔

پس جب ہم محدثین اور اہلِ حدیث کا مسلک پیش کرتے ہیں تو ائمہ ستہ تک کے محدثین میں تو تقلید کا شائبہ تک نہ تھا اور ان میں امام دار قطنی کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے بعد محدثین مسلکِ اہل حدیث کے لئے مثال نہیں بن سکتے۔ اب مقلدین ہیں کہ ائمہ صحاحِ ستہ کو بھی مقلد ثابت کرنے کے درپے ہیں تو ان کی یہ بات کیسے تسلیم کی جا سکتی ہے۔

امام نسائی کا تفرد

امام نسائی مصر میں زقاقُ القنادیل میں سکونت پذیر رہے جو بہت صاف ستھری اور حساس

---

(۴۶) حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۵۱

(۴۷) دیکھئے ص ۱۸۵

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بادی تھی۔ کبر سنی کے باوجود چہرہ نہایت ترو تازہ نظر آتا۔ چار بیویاں اور کوئی لونڈی بھی رہتی۔ ان سب کے حقوق برابر ادا کرتے ایک مرتبہ کسی طالب علم نے چہرہ کی ترو تازگی کو دیکھ کر کہہ دیا:

مَا اَظُنُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا اَنَّهٗ يَشْرَبُ النَّبِيْذَ

اس پر دوسرے نے کہا:

لَيْتَ شَعْرِيْ مَا يَرٰى فِيْ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِ هِنَّ ۴۸۔

چنانچہ امام نسائی سے یہ دونوں مسئلے دریافت کئے گئے تو امام نسائی نے فرمایا:

اَلنَّبِيْذُ حَرَامٌ لِحَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ شُرْبُهٗ مِنْهُ قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا وَلَا يَصِحُّ فِي الدُّبُرِ شَيْئٌ لٰكِنْ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْقِ حَرْثَكَ حَيْثُ شِئْتَ ۴۹۔ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُتَجَاوَزَ قَوْلُهٗ

امام ذہبی لکھتے ہیں:

قَدْ تَيَقَّنَّا بِطُرُقٍ لَا مَحِيْدَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَدْبَارِ النِّسَاءِ وَجَزَمْنَا بِتَحْرِيْمِهٖ وَلِيْ فِيْ ذَالِكَ مُصَنَّفٌ كَبِيْرٌ

یعنی یہ فعل قطعاً حرام ہے اور میں نے اس پر ایک کتاب تصنیف کی ہے۔۵۰۔

تصانیف

"کتابُ السنن" امام نسائی کی معروف کتاب ہے جس کے متعدد رواۃ مذکور ہیں جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ علامہ مزی نے "الاطراف" میں اس کتاب کو شامل کیا ہے اور حال ہی میں طبع ہو چکی ہے اب رہی "السنن المجتبیٰ" تو یہ مدتِ مدید سے متداول چلی آرہی ہے۔ ابنُ الاثیر نے جامع الاصول میں اس کو امام نسائی کی تلخیص قرار دیا ہے اور امام سیوطی نے اپنے حاشیہ الزھر الربی میں ان دونوں کتابوں کے متعلق علماء کے خیالات کو ذکر کر دیا ہے۔ علامہ ذہبی نے ابن الاثیر والی

(۴۸) النبلاء ۱۴/۱۲۸

(۴۹) راجع لاثر ابن عباس البیہقی ۷/۱۹۶ وفیہ: اسق حرثک من حیث نباتۃ

(۵۰) امام بغوی نے اس کو اہل علم کے مابین متفق علیہ قرار دیا ہے دیکھئے شرح السنہ ۹/۱۰۶ اور علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس کی رخصت اور عبداللہ بن عمرؓ کی شدت سے کنارہ کشی کی جائے۔ راجع فی ہذا المسند ایضا زاد المعاد ۴/۲۵۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حکایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

وَقَدْ اَخطأَ ابْنُ الاَثِيرِ خَطَاءً فَاحِشًا فَزَعَمَ وَهُوَ يَتَرْجِمُ لِلنَّسَائِيِّ أَنَّ الْمُجْتَبىٰ مِنْ تَالِيفِ النَّسَائِيِّ وَ انْتِقَائهُ وَأَنَّهُ تَحَرّٰى فِيهِ الصِّحَةَ اِسْتِجَابَةً لِرَغْبَةِ بَعْضِ الْاُمَرَاءِ

اور بہت سے علماء نے اس مقالہ کی وجہ سے دھوکہ کھایا ہے کہ المجتبیٰ النسائی صحیح کتاب ہے اور اس کی اسانید پر بحث کے بغیر ہی اس پر عمل جائز ہے۔ اس کے برعکس السنن الکبری میں ضعیف احادیث بھی ہیں لہٰذا تحقیق کے بغیر اس پر عمل جائز نہیں ہے۔

لیکن اس مزعومہ کی کوئی عملی قیمت نہیں ہے کیونکہ المجتبیٰ میں بہت سی احادیث پر امام نسائی نے خود جرح کی ہے اور السنن الکبری میں بہت سی احادیث صحیح مذکور ہیں جو مختلف ابواب میں بکھری پڑی ہیں۔

اور پھر جب علامہ منذری مختصر السنن میں "اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ" کہتے ہیں تو اس سے السنن الکبری ہی مراد ہوتی ہے اسی طرح علامہ مزی الاطراف میں السنن کو لیتے ہیں اور المجتبیٰ کو بھی جو ابن السنی کی تالیف ہے اور حافظ ابن حجر بلوغ المرام میں اخرجہ النسائی کہتے ہیں تو "الکبریٰ" مراد ہوتی ہے۔ مثلاً باب الشہادات حدیث ابنِ عباس قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ رواہٗ النسائی اور بعض احادیث السنن میں ہیں اور المجتبیٰ میں نہیں ہیں مثلاً حدیثِ عائشہ دَخَلَ الْحَبَشَةُ الْمَسْجِدَ يَلْعَبُوْنَ فَقَالَ لِيْ يَا حُمَيْرَاءُ... الخ اس حدیث کے متعلق حافظ ابن الحجر فتح الباری ۲/۳۵۵ میں لکھتے ہیں۔

اِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ وَلَمْ اَرَ فِيْ حَدِيثٍ صَحِيحٍ ذِكْرَ الْحُمَيْرَاءِ اِلَّا فِيْ هٰذَا

علامہ زرکشی نے حافظ ابن کثیر کا قول نقل کیا ہے کہ علامہ ابو الحجاج المزی فرمایا کرتے:

كُلُّ حَدِيثٍ فِيهِ ذِكْرُ الْحُمَيْرَاءِ بَاطِلٌ ...
اِلَّا حَدِيثًا فِي الصَّوْمِ فِيْ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

اور اوپر مذکور حدیث کو اس کے ساتھ شامل کرلیا جائے تو دو صحیح احادیث میں یا حمیراء کا ذکر ثابت ہے اور یہ دونوں صرف سنن النسائی میں ہیں۔ اور "السنن الکبری" میں ایک حدیث ابن عباس سے (موقوفاً) بھی ہے جس کے الفاظ ہیں "مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ" جو امام نسائی نے "علی بن حجر ثنا عیسیٰ بن یونس عن النعمان بن ثابت یعنی ابا حنیفہ عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس" ذکر کی ہے۔ بعض علماءِ احناف اس حدیث کو خصوصیت سے ذکر کرتے ہیں کہ امام

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نسائی نے امام ابو حنیفہ کی یہ حدیث اپنی السنن میں روایت کی ہے۔ تاہم حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"یہ حدیث ابنِ عباس کی اوپر والی حدیث سے سنداً و متناً مختلف ہے مگر امام نسائی نے محض ابن عباس پر اختلاف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ذکر کر دی ہے"

امام نسائی نے خود ہی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور عاصم پر جرح کی ہے اور پھر یہ السنن الکبری کے بعض نسخوں میں ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:۵۱۔

وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَلِيٍّ الأُسْيُوْطِيْ وَالْمَغَارِبَةِ عَنِ النَّسَائِيْ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَاصِمٍ (فَذَكَرَهُ) وَلَمْ يَنْسِبِ النُّعْمَانَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ الْأَحْمَرِ يَعْنِيْ أَبَا حَنِيْفَةَ" وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ وَلَا ابْنِ حَيْوَةَ عَنِ النَّسَائِيِّ

(۳) خصائصِ علی۔ امام سیوطی نے اس کا ذکر کیا ہے ۵۲۔ اور النبلاء ذہبی میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔ ۵۳۔

(۴) (مسند علی) .... کشف الظنون میں یہ دونوں کتابیں امام نسائی کی تالیفات سے ذکر کی گئی ہیں تاہم بعض علماء نے ان دونوں کو "السنن الکبری" کا حصہ قرار دیا ہے اور کہا ہے "مسند علی" السنن میں مذکور ہے اور بعض نسخوں میں "الخصائص" بھی شامل ہے۔ ۵۴۔

(۵) "الکُنٰی" .... امام ذہبی نے اس کو "کتابِ حافل" قرار دیا ہے اور یہ دو جلد میں طبع ہو کر نشر ہو چکی ہے۔

(۶) کتاب "یوم ولیلہ" یہ بھی "السنن" میں داخل ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں:

وَهُوَ مُجَلَّدٌ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ "السُّنَنِ الْكَبِيْرِ" فِيْ بَعْضِ النُّسَخِ۔۵۵۔

(۷) کتاب التفسیر (مطبوع ہے)۔

(۸) مسندِ مالک

---

(۵۱) السنن الکبری الحدود (۲/۴۱) و تحفۃ الاشراف ج ۵ ص ۱۵۸ و النکت الظراف و تہذیب التہذیب ۱۰/۴۵۱، ۴۵۲

(۵۲)

(۵۳) النبلاء ۱۴/ ۱۳۳

(۵۴) انظر تسمیہ ما ورد بہ الخطیب دمشق للمالکی رقم ۳۹۴

(۵۵) تاریخ بغداد ۷/ ۳۳۰

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۹) اسماءُ الرواۃ

(۱۰) الضعفاء والمتروکین: مطبوعہ الہ آباد ۱۳۲۵ھ

(۱۱) کتاب الاخوۃ

(۱۲) مَا اَغْرَبَ شُعْبَةُ عَلَىٰ سُفْيَانَ وَ سُفْيَانُ عَلَىٰ شُعْبَةَ

(۱۳) مسند منصور بن زاذان

(۱۴) مشیخۃ النسائی: امام نسائی نے جن مشائخ سے حدیث کا سماع کیا ہے ان کو جمع کردیا ہے۔ تذکروں میں مذکور ہے کہ خطیب بغدادی جب بغداد سے دمشق گئے تو ان کی کتابوں میں یہ کتاب بھی تھی اور عبدالکریم بن ابی عبدالرحمٰن النسائی کے طریق سے روایت ہے یعنی خطیب:

البرقانی-- الدارقطنی --- حسن بن رشیق العسکری-- عبد الکریم بن ابی عبدالرحمن النسائی

اور خطیب بغدادی نے ۸۳ مواضع پر اس سے استفادہ کیا ہے اور ۶۰ نصوص نقل کئے ہیں اور ایک مقام پر شیوخ کے سلسلہ میں اس کی تصریح بھی کی ہے اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں مسلسل اس سے استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ حسان بن ابی وجزۃ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ۵۶۔

لَهُ عِنْدَ النَّسَائِيِّ حَدِيثٌ وَّاحِدٌ "مَا تَوَكَّلَ مَنِ اكْتَوَىٰ وَ اسْتَرْقَىٰ" ۵۷۔

اور خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں محمد بن علی الصوری کے طریق سے اپنے اسناد کے ساتھ لکھتے ہیں:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبِي "قَالَ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ" هٰكَذَا ذَكَرَ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الْأَسْمَاءِ وَالْكُنَىٰ وَ ذَكَرَهُ فِي تَسْمِيَةِ شُيُوخِهِ

اور پھر برقانی سے بھی اسناد مذکور کے ساتھ یہ قول نقل کیا ہے۔

---

(۵۶) خصوصی طور پر ۲/۲۵۳-۲۵۴

(۵۷) رواہ النسائی فی الکبریٰ (فی الطب ۵/۲۷) والحدیث فی ق فی الطب (۱/۲۳) والترمذی فی الطب (۱۴)، ولفظہ: من اکتوی او استرقی، فقد برئ من التوکل و قال: حسن صحیح قال المزی: حدیث س لیس فی الروایۃ ولم یذکرہ ابوالقاسم قال فی النکت الظراف: اختلف فیہ علی سفیان الثوری وقد استوفاہ قطنی فی العلل (اطراف ۸/۴۸۶)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۱۵) فضائلِ صحابہ: ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں اس کا ذکر کیا ہے۔۵۸۔

(۱۶) مناسکِ حج: ذہبی نے النبلاء میں اور ابن الاثیر نے الجامع الاصول میں نشان دہی کی ہے۔۵۹۔

(۱۷) نسخہ ابن لہیعہ: جو اپنے شیخ قتیبہ بن سعید سے سماع کے ساتھ حاصل کیا تھا چنانچہ علامہ ذہبی ابو طالب احمد بن نصیر الحافظ کا قول نقل کرتے ہیں:

مَنْ يَصْبِرُ عَلَىٰ مَا يَصْبِرُ عَلَيْهِ النَّسَائِيُّ، عِنْدَهُ حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيعَةَ تَرْجَمَةً تَرْجَمَةً يَعْنِي عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ لَهِيعَةَ قَالَ: فَمَا حَدَّثَ بِهَا

سننُ النسائی

اب ہم اس کے بعد "السنن" پر بحث کرتے ہیں لیکن اصل السنن یعنی "السنن الکبری" ہمارے سامنے نہیں ہے اس لئے مختصر السنن (المجتبیٰ) کو موضوعِ بحث بناتے ہیں جو متداول ہے اور ہمارے مدارسِ عربیہ میں مقررات میں شامل ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بستانُ المحدثین میں لکھتے ہیں:

امام نسائی جب السنن الکبری کی تالیف سے فارغ ہوئے تو اس کو امیرِ رملہ کی خدمت میں پیش کیا۔ امیر موصوف نے امام ممدوح سے دریافت کیا کہ کیا اس میں جو کچھ ہے، سب صحیح ہے؟ امام موصوف نے فرمایا: نہیں۔۔! اس پر امیر نے فرمائش کی کہ میرے لئے صرف صحیح روایات کو جمع کر دیجئے تب امام صاحب نے سنن صغریٰ تصنیف فرمائی۔ علامہ ابنُ الاثیر نے اس واقعہ کا ذکر جامع الاصول میں کیا ہے اور ملا علی القاری نے مرقاۃ میں سید جمال الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے لیکن ہم ذکر کر آئے ہیں کہ علامہ ذہبی نے اس کے بارے میں النبلاء میں تصریح کی ہے:

إِنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ لَمْ تَصِحَّ بَلِ الْمُجْتَبَىٰ اخْتِصَارُ ابْنِ السُّنِّيِّ تِلْمِيْذِ النَّسَائِيِّ۔۶۰۔

---

(۵۸) تذکرہ ۲/۲۴۲

(۵۹) دیکھئے: جامع الاصول مقدمہ ۱۱۶

(۶۰) توضیح الافکار ج ا ص ۲۳۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور بعض نے ابن الاحمر کے بیان سے سہارا لیا ہے کہ انہوں نے امام نسائی سے نقل کیا ہے۔

كِتَابُ السُّنَنِ الْكُبْرَىٰ كُلُّهُ صَحِيحٌ وَبَعْضُهُ مَعْلُولٌ إِلَّا أَنَّهُ يُبَيِّنُهُ وَالْمُنْتَخَبُ الْمُسَمَّىٰ بِالْمُجْتَبَىٰ صَحِيحٌ

پس احتمال ہے کہ امام نسائی کے اشارہ سے ابن السنی نے اختصار کیا ہو لہٰذا محض احتمال کی بنا پر جماعت کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ ۶۱

سنن النسائی صحاحِ ستہ' موازنہ :

امام نسائی گو زمانہ کے لحاظ سے قدرے متاخر ہیں مگر سنن کے تراجم ابواب پر غور کیا جائے تو صحیح بخاری سے متاثر نظر آتے ہیں۔ خصوصاً تراجمِ استنباطیہ میں امام بخاری کے نقشِ قدم پر چلے ہیں۔ تاہم بخاری اور ترمذی میں تراجمِ مرسلہ پائے جاتے ہیں اور سنن نسائی میں اس قسم کے تراجم مفقود ہیں۔ اور پھر کثرتِ طرق کے بیان کرنے میں امام مسلم کے اسلوب کو اختیار کیا ہے چنانچہ ابو عبد اللہ ابن رشید مالکی (۷۲۱ھ) ۶۲ کا قول ہے:

كِتَابُ النَّسَائِيِّ أَبْدَعُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي السُّنَنِ تَصْنِيفًا وَأَحْسَنُهَا تَرْصِيفًا وَكَانَ كِتَابُهُ جَامِعًا بَيْنَ طَرِيقَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ مَعَ حَظٍّ كَثِيرٍ مِنْ بَيَانِ الْعِلَلِ بَلْ قَالَ بَعْضُ الْمَكِّيِّينَ مِنْ شُيُوخِ ابْنِ الْأَحْمَرِ إِنَّهُ أَشْرَفُ الْمُصَنَّفَاتِ كُلِّهَا وَمَا وُضِعَ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلُهُ ۶۳ يَعْنِي فِي دِقَّةِ الْإِسْنَادِ

بہرحال سنن نسائی استنباط کی گہرائی میں دوسرے اصحابِ سنن میں ممتاز ہیں اور موصوف نے استنباطی تراجم میں امام بخاری کی پیروی کی ہے اور کثرتِ طرق میں امام مسلم کے طریق پر چلے ہیں علاوہ ازیں کثرت تبویب اور بیانِ علل میں دوسروں پر ممتاز نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ابو جعفر غرناطی (م: ۷۰۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْكُتُبَ الْخَمْسَةَ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَىٰ اعْتِمَادِهَا..... وَقَدِ اخْتَلَفَتْ مَقَاصِدُهُمْ فِيهَا وَلِلصَّحِيحَيْنِ فِيهَا شُفُوفٌ وَلِلْبُخَارِيِّ لِمَنْ أَرَادَ التَّفَقُّهَ مَقَاصِدُ جَمِيلَةٌ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي حَصْرِ أَحَادِيثِ الْأَحْكَامِ وَاسْتِيعَابِهَا مَا لَيْسَ لِغَيْرِهِ وَ

(۶۱) الیانع الجنی ص ۵۳ بر حاشیہ رجال الطحاوی

(۶۲) الدیباج: ج ۲/ ۲۹۷

(۶۳) تدریب الراوی ص ... و فتح المغیث سخاوی: ص ۳۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

لِلتِّرْمَذِيِّ فِي فُنُونِ الصِّنَاعَةِ الْحَدِيثِيَّةِ مَالَمْ يُشَارِكْهُ غَيْرُهُ وَقَدْ سَلَكَ النَّسَائِيُّ أَغْمَضَ تِلْكَ الْمَقَاصِدِ وَأَجَلَّهَا

اور ابوالحسن المعافری نے دوسری کتب کے مقابلہ میں سنن نسائی کو "اقرب الی الصحۃ" قرار دیا ہے۔

امام حاکم نے نسائی' ترمذی اور ابو داؤد پر صحت کا اطلاق کیا ہے۔ چنانچہ ابن الصلاح اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

أَطْلَقَ الْخَطِيبُ وَالسِّلَفِيُّ الصِّحَّةَ عَلَى كِتَابِ النَّسَائِي

اسی طرح ابو علی نیشابوری (م: ۳۴۹ھ) ابو احمد ابن عدی (م: ۳۶۵ھ) المعروف بالقطان' ابوالحسن دار قطنی ابن مندہ' عبدالغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی وغیرھم نے بھی نسائی پر صحت کا اطلاق کیا ہے۔

و قال ابو عبداللہ ابن مندۃ:

الَّذِينَ خَرَّجُوا الصَّحِيحَ أَرْبَعَةٌ: البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی-۶۴-

صحیح بخاری اور مسلم کے مصادر زیادہ ہیں اور امام نسائی کے مصادر ان سے کم ہیں مگر سنن النسائی عبادات کے فروع بیان کرنے میں صحیحین پر فائق ہے۔

شرط النسائی

سعید بن علی الزنجانی نے کہا ہے کہ امام نسائی کی شرط امام بخاری اور مسلم سے بھی سخت ہے لیکن یہ قول ان سے صحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے۔ بلکہ زین الدین عراقی تذکرہ میں لکھتے ہیں:

إِنَّ شَرْطَ النَّسَائِيِّ أَنْ يُخَرِّجَ حَدِيثَ مَنْ لَمْ يُجْمَعْ عَلَى تَرْكِهِ

اور حافظ منذری نے مختصر السنن کے خطبے میں ابوداؤد سے بھی یہ نقل کیا ہے۔ علامہ عراقی اس کو وسعت قرار دیتے ہیں مگر ابن حجر لکھتے ہیں کہ اس اجماع سے اجماع خاص مراد ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ ناقدین کے ہر طبقہ میں متشددین اور متوسطین پائے جاتے ہیں مثلاً

طبقہ اولیٰ میں شعبہ اور سفیان ثوری ہیں جن میں شعبہ متشدد ہے اور طبقہ ثانیہ میں یحییٰ القطان اور عبدالرحمٰن بن مھدی ہیں اور یحییٰ' عبدالرحمٰن سے متشدد ہے۔

---

(۶۴) النکت لابن حجر ج ا ص ۴۸۱

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

طبقہ ثالثہ میں یحییٰ بن معین اور احمد ہیں اور یحییٰ امام احمد سے متشدد ہے۔

طبقہ رابعہ میں ابو حاتم اور امام بخاری ہیں ان میں ابو حاتم ' امام بخاری سے زیادہ سخت ہیں۔

تو امام نسائی کا مطلب یہ ہے کہ میں کسی راوی کو متروک قرار نہیں دوں گا جب تک کہ جمیع طبقات (متشدد اور متوسط) اس کے ترک پر متفق نہ ہو جائیں مثلاً ایک راوی کو عبدالرحمٰن بن مہدی ثقہ قرار دیتا ہے اور یحییٰ قطان ضعیف ! تو یحییٰ کے تشدد کی وجہ سے اس راوی کو ترک نہیں کر دیا جائے گا۔

حافظ ابن حجر اس تفصیل سے اپنے شیخ عراقی کے نظریہ کا رد کرنا چاہتے ہیں کہ امام نسائی کے قول سے وسعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ بہت سے رواۃ وہ ہیں کہ ابوداؤد اور ترمذی بھی ان سے روایت لیتے ہیں مگر امام نسائی ان سے اجتناب کرتے ہیں بلکہ امام نسائی نے بعض رجالِ صحیحین سے روایت لینے میں کنارہ کشی کی ہے اس بنا پر سعد زنجانی (۴۷۱ھ) کو کہنا پڑا: ۶۵ ۔

"إِنَّ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَرْطًا فِي الرِّجَالِ أَشَدَّ مِنْ شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام نسائی نے السنن میں روایت کے متعلق نہایت محتاط رویہ اختیار کیا ہے چنانچہ احمد بن محبوب رملی کا بیان ہے کہ میں نے امام نسائی سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب میں نے السنن کی تالیف کا ارادہ کیا تو میں نے ان شیوخ سے روایت کے متعلق استخارہ کیا جن سے روایت لینے میں کچھ تردد تھا چنانچہ استخارہ کے بعد میں نے ان سے روایت کو ترک کر دیا اور میں نے علو کی بجائے نزول اختیار کیا۔

امام دار قطنی کے شیخ ابو طالب احمد بن نصر بغدادی (م: ۳۲۳ھ) کا بیان ہے

مَنْ يَصْبِرُ عَلَىٰ مَا يَصْبِرُ عَلَيْهِ النَّسَائِيُّ؟ كَانَ عِنْدَهُ حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ تَرْجَمَةً تَرْجَمَةً فَمَا حَدَّثَ مِنْهَا بِشَيْئٍ۔۶۶ ۔

حالانکہ قتیبہ کے واسطہ سے امام موصوف کے پاس عالی روایات تھیں لیکن السنن اور غیر سنن میں ابن لہیعہ سے ایک بھی روایت نہیں لی۔

ابن رشد محمد بن عمر ابو عبداللہ الفہری (م: ۷۲۱ھ) مؤلف کتاب السنن الابین فی المحاکمہ

---

(۶۵) النکت علی ابن الصلاح لابن حجر ج ۱ ص ۴۸۲ و شروط الائمۃ الستہ لابن طاہر المقدسی ص ۱۸

(۶۶) شروط الائمہ مقدسی ص ۱۸ ' النکت لابن حجر ج ۱ ص ۴۸۳ و زہر الربی ص ۱۰ ج ۱

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بین البخاری و مسلم فرماتے ہیں:

"كِتَابُ النَّسَائِيِّ اَبْدَعُ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي السُّنَنِ تَصْنِيفاً وَاَحْسَنُهَا تَرْصِيفاً وَ كَانَ كِتَابُهُ جَامِعاً بَيْنَ طَرِيقَي الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مَعَ حَظٍّ كَبِيرٍ مِنْ بَيَانِ الْعِلَلِ"

شروح و حواشی

علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

جس طرح میں نے صحیحین، سنن ابی داؤد اور ترمذی پر حواشی لکھے ہیں اس طرح حسب وعدہ اب میں سنن النسائی پر بھی تعلیقات لکھ رہا ہوں اور یہ سنن اس کی مستحق ہے کہ اس پر تعلیق لکھی جائے کیونکہ اس کی تالیف پر چھ سو سال گزر چکے ہیں مگر کسی نے اس کی خدمت نہیں کی۔

(۱) الامعان

تاہم یہ بات امام سیوطی نے اپنے علم کے مطابق کہی ہے حالانکہ ان سے پہلے علامہ ابو الحسن علی بن عبداللہ الانصاری الاندلسی، المتوفی ۵۶۷ھ نے جو ابنُ النعمہ کے عُرف سے مشہور ہیں نے سنن نسائی پر بہت بڑی شرح لکھی ہے۔ جس کا نام "الامعان فی شرح سنن النسائی لابی عبدالرحمٰن" ہے۔

نیل الابتہاج بتطریز الدیباج میں علامہ ابنِ فرحون ان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ ۶۷؎

"اَنَّهُ صَنَّفَ تَآلِيفَ مُفِيدَةً جَلِيلَةً مِنْهَا "اَلْاِمْعَانُ فِي شَرْحِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ اَحَدٌ بِمِثْلِهِ بَلَغَ فِيهَا الْغَايَةَ احْتِفَالًا وَاِكْثَارًا"

علامہ محمد منیر دمشقی سلفی "نموذج من الاعمال الخیریہ" میں لکھتے ہیں۔ ۶۸؎

وَهٰذَا الشَّرْحُ لَمْ يَذْكُرْهُ مُلَّا كَاتِبْ چَلْپِي فِي كِتَابِهِ كَشْفُ الظُّنُوْنِ وَلَعَلَّهُ لَا يُوْجَدُ الْآنَ مِنْهُ فِي الْمَكَاتِبِ الْعُمُوْمِيَّةِ نُسْخَةٌ وَلَا عَلِمْتُ اَحَدًا نَقَلَ عَنْهُ اَوْ ذَكَرَهُ اَوْ وَصَفَهُ

---

(۶۷) نیز دیکھئے ہدیۃ العارفین بغدادی ص ۷۰۰ ج ۱

(۶۸) ص ۶۳۹

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۲) شرح سنن نسائی

اسی طرح حافظ ابن حجر الدرر میں لکھتے ہیں:۶۹ ؎

إِنَّ الْحَافِظَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الدِّمَشْقِيَّ الْمُتَوَفّٰى ۷۶۵ھ شَرَعَ فِيْ شَرْحِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

صاحب "التعلیقات السلفیہ" ان ہردو شروح کی نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

فَسَقَطَ هٰذَا قَوْلُ بَعْضِ الْحَنَفِيَّةِ "إِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ لَمْ يُرْزَقْ مِنْ إِقْبَالِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى شَرْحِهٖ وَالتَّعْلِيْقِ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رُزِقَ غَيْرُهٗ إِلٰى عَصْرِ السُّيُوْطِيِّ"

حالانکہ یہ قول ان کی قلتِ تتبع کا نتیجہ ہے کیونکہ بقول علامہ محمد منیر الدمشقی لکھتے ہیں: یہ کتاب (سنن نسائی) نہایت عظیم القدر کتاب ہے اور علماء کے اس کی شرح تعلیق کی طرف التفات نہ کرنے کی دو وجوہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ کتاب سہل ہے اور اس کے اکثر تراجم ظاہرہ ہیں۔

(۲) یا اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء محققین نے صحیحین اور ابو داؤد کی شروح لکھنے کو کافی سمجھا ہے کیونکہ یہ نسائی پر متقدم ہیں۔ واللہ اعلم

(۳) زھر الربی علی المجتبی للسیوطی

امام سیوطی کا پورا نام: جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن الکمال ابی بکر السیوطی ۹۱۱ھ

امام سیوطی کی تصانیف ہر فن میں موجود ہیں اور اپنے معاصر اکابر علماء سے ان کو اجازہ حاصل ہیں انہوں حسن المحاضرہ میں بقلمہ اپنا ترجمہ لکھا ہے۔ صحاح ستہ پر حواشی لکھے ہیں جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:

"التوشیح علی الجامع الصحیح' الدیباج علی شرح مسلم بن الحجاج' اسعاف المبطا فی رجال الموطا' مرقاۃ الصعود حاشیۃ سنن ابی داود اور زھر الربی علی سنن المجتبی اور مصباح الزجاجۃ علی سنن ابن ماجۃ وقوت المغتذی علی جامع الترمذی"

---

(۶۹) ص ۶۲ ج ۴

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت الامیر القنوجی لکھتے ہیں:

امام سیوطی نے روایات و درایات میں ہر قسم کی معلومات تو جمع کی ہیں لیکن تنقیح و تحقیق کماحقہ' بجانہ لائے۔ بلکہ ان کے سرمایۂ علمی سے اکثر اہلِ بدعت کو فائدہ پہنچا ہے اور شیعہ نے بھی ان کتابوں سے سہارا لیا ہے تاہم تالیف و تحقیق کے میدان میں امام سیوطی کی کتب سے بے نیازی بھی ناممکن ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی لکھتے ہیں:

"واکثر مسائل نادرہ مثل اسلام ابوین آنحضرت ﷺ و روایاتِ مسح رجلین از ابن عباس و امثال این نوادر از ہمیں کتب (طبقہ کتبِ رابعہ) مے برآید و مایہ تصانیف شیخ جلال الدین در رسائل و نوادر ہمیں کتابہا است (عجالۂ نافعہ)

امام سیوطی کے زھرالربی کا مختصر "عرف زھر الربی" ہے جو علی بن سلیمان الدمنتی البجعوی (المتوفی ۱۳۰۶ھ) کا اختصار ہے۔

(۴) حاشیہ سندھی

علامہ نور الدین ابوالحسن محمد بن عبدالھادی الحنفی التتوی السندھی حرمِ نبوی میں مدت تک درس دیتے رہے۔ ان کے احوال میں مذکور ہے کہ انہوں نے صحاحِ ستہ پر شاندار حواشی لکھے جو مطبوع ہیں۔ سنن نسائی پر ان کی تعلیق بہت سی خوبیوں کی حامل ہے اس میں متن کے ضروری مقامات کا حل' اعراب کی تحقیق اور الفاظِ غریب کی تشریح کی گئی ہے جو سیوطی کے زھرالربی کے ساتھ مطبوع ہے۔

(۵) تعلیقہ الشیخ حسین بن محسن الانصاری

حضرت الامیر القنوجی نے ابجد العلوم میں اور علامہ محمد شمس الحق نے غایۃ المقصود کے مقدمہ میں ان کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ موصوف شیخ السید حسن بن عبدالباری الاھدل کے تلمیذ ہیں اور ان کو امام شوکانی سے اجازہ عامہ حاصل ہے۔ اپنے اخِ کبیر قاضی علامہ محمد بن محسن انصاری سے بھی الجامع الصحیح اور علومِ حدیث و فقہ حاصل کیے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں علامہ محمد بن ناصر الحازمی پر صحاحِ ستہ بحث و تحقیق کے ساتھ قراءۃ کی ہیں اور ان سے اجازۂ عامہ حاصل ہے۔ صاحبِ التعلیقات السلفیہ نے سنن نسائی پر اس تعلیقہ کو اپنی تعلیقات کے مراجع میں شامل کیا ہے' جس کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

افادیت اہل علم پر مخفی نہیں۔

(٦) الحواشی الجدیدہ

شیخ محمد ابو عبدالرحمٰن پنجاب غربی کے باشندے ہیں۔ فرید آباد ضلع ساہیوال کے ایک سکھ گھرانے میں پیدا ہوئے اور والدین نے "بہادر سنگھ" نام رکھا اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی حافظ عبدالمنان المحدث وزیر آبادی کی خدمت میں پہنچ گئے اور ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ حافظ صاحب نے ان کا اسلامی نام محمد رکھ دیا۔ حافظ صاحب سے مبادی علوم اخذ کرنے کے بعد دہلی حضرت (میاں صاحب) سید نذیر حسین کی خدمت میں پہنچ گئے اور ان سے علوم حدیث حاصل کئے اور حضرت میاں صاحب کے تلامذہ سے رابطہ قائم کرلیا جن میں مطبع انصاری کے مالک مولانا عبدالمجید بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مطبع میں تصحیح کتب کا کام ان کے سپرد کردیا اور مولوی نذیر احمد کے ساتھ ترجمہ قرآن میں بھی شریک رہے۔ مطبع میں سنن نسائی کی تصحیح اور اس پر حواشی لکھنے پر مامور ہوئے جو حواشی جدیدہ کے نام سے مطبوع ہیں۔ صاحب التعلیقات السلفیہ رقم طراز ہیں کہ ان کی تصحیح کردہ نسخہ نسائی اصح النسخ ہے اور میں نے سنن نسائی کی تصحیح میں اس نسخہ کو اصل قرار دیا ہے ان کے حواشی میں حل الاسناد واللغۃ وضبط الاسماء خوبی سے مذکور ہے اور انہوں نے مسائلِ مُہمّہ کے حل پر بھی توجہ دی ہے اور یہ حاشیہ تقریباً دو تہائی کتاب تک پہنچا ہے اور یہ نسخہ مطبعہ انصاری دہلی میں ١٣١٦ھ - 1898ء میں طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ مجلہ برھان دھلی میں ان کے حالات شائع ہو چکے ہیں۔

اس حاشیہ کا تکملہ علامہ ابو یحییٰ محمد شاہ جہان پوری ١٣٣٨ھ نے کیا ہے جو حضرت سید نذیر حسین محدث دہلوی کے تلمیذ ہیں۔

(٧) حواشی مولانا اشفاق الرحمٰن الکاندلوی

مولانا موصوف کبار علمائے حنفیہ سے تھے اور مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی میں راقم الحروف کے مشکوۃ المصابیح کے استاد رہے ہیں ان میں تعصب شدید تھا حتی کہ علمائے اکابر اہلحدیث کو مُحدِّث کی بجائے فلاں مُحدَث کہہ کر پکارتے۔ عافہ اللہ تعالیٰ....! انہوں نے سنن نسائی اور موطا مالک پر حواشی لکھے ہیں اور ان کی کتاب نور العینین فی نسخ رفع الیدین ہے جس کے جواب میں حضرت العلام حافظ محمد اعظم صاحب گوندلوی نے التحقیق الراسخ پیش کردی ہے جو لاجواب کتاب ہے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی پر حواشی کے بارے میں صاحب التعلیقات السلفیہ لکھتے ہیں کہ یہ دراصل حواشی جدیدہ شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد پنجابی ہیں جن کو دوسرا لباس پہنا دیا گیا ہے۔

(۸) شرح ابن الملقن

شیخ ابو حفص عمر بن علی بن محمد سراج الدین المعروف بابن ملقن (م:۸۰۴ھ) انہوں نے صحاح ستہ کی شروح لکھی ہیں اور سنن النسائی کے زوائد علی الاربعہ پر ایک جلد میں شرح لکھی ہے جس میں صرف ان حدیثوں کی شرح لکھی ہے جو صحیحین اور ترمذی و ابوداؤد میں نہیں ہیں۔ صاحبِ کشفُ الظنون نے اس کا ذکر کیا ہے۔ راقم الحروف نے ان کی شروحِ صحاح ستہ کا تذکرہ شروحِ بخاری و مسلم میں بالتفصیل کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں موصوف کی شروح حدیث سے استفادہ کیا ہے۔ اور حالات کے لئے: الاضواء اللامع ۵/۲٦۷ وانباء الغمر ۵/۲۵۲ والعقود للمقریزی

(۹) اردو ترجمہ و شرح مولانا وحید الزمان

جو کہ "روضُ الربی عن ترجمہ المجتبیٰ" کے نام سے معروف ہے۔ ۱۸۸٦ء میں لاہور میں طبع ہوئی۔ کسی نے سنن المجتبیٰ کا مختصر بھی الرباعیات من کتاب السنن الماثورہ کے نام سے شائع کیا ہے۔

(۱۰) تعلیقات علی سنن النسائی

شیخ محمد شمس الحق الدیانوی صاحب عون المعبود۔ (دیکھئے سیرتِ بخاری مولانا عبدالسلام المبارکپوری) اس میں مشکل مقامات کا حل ہے۔ موصوف کے مکتبہ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی مولانا ڈیانوی کے ان مسودات سے ہے جو ضائع ہو گئے ہیں۔

(۱۱) حاشیہ مولانا محمد زکریا سہارنپوری

اس حاشیہ میں مولانا مرحوم نے اپنے اساتذہ اور شیوخ کے افادات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور حواشی مذکورہ سندھی و سیوطی کو سامنے رکھ کر مشکل مقامات حل کرنیکی کوشش کی ہے۔

(۱۲) التعلیقات السلفیہ

حضرت مولانا ابوالطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اہل حدیث کے کبار علماء سے تھے جو حال ہی میں ۱۹۸۷ء کو مرحوم ہو گئے۔

بہت سی کتب و رسائل کے مؤلف ہیں۔ من جملہ ان کے "التعلیقات السلفیہ" علی السنن

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

النسائی بھی ہے جو علمی حلقوں میں مقبول ہے۔ کاش یہ حاشیہ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق نظر ثانی کے بعد ٹائپ حروف پر شائع ہوجائے تو یہ مولانا موصوف کا بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ تعلیقات سلفیہ کی کیفیت خود مؤلف ؒ نے سنن نسائی کے مقدّمہ میں بیان کردی ہے۔ مولف نے لکھا ہے: تعلیقات سلفیہ حواشی اربعہ (زھر الربی سیوطی، تعلیق السندھی، حواشی جدیدہ اور تعلیقہ لطیفہ شیخ حسین بن محسن انصاری) کو متضمن ہیں اور ان پر مزید فوائد السلف، حل المشکلات الحدیثیہ اور مسائل فقہیہ کی تنقیح کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

یہ حواشی مکتبہ سلفیہ لاہور سے شائع ہوچکے ہیں جو مؤلف مرحوم کا اپنا مکتبہ ہے۔

مولف مرحوم حمد اور صلاۃ وسلام کے بعد لکھتے ہیں:

هَذَا تَعْلِيْقٌ لَطِيْفٌ عَلَى سُنَنِ الإِمَامِ الْحَافِظِ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ اللهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً، يَقْتَصِرُ عَلَى حَلِّ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْقَارِئُ وَالْمُدَرِّسُ مِنْ ضَبْطِ اللَّفْظِ وَاِيْضَاحِ الْغَرِيْبِ وَالاِعْرَابِ

اللہ تعالٰی بخیر و خیریت اس کو اتمام تک پہنچائے (آمین رب العالمین)

اب ہم بعض ابواب میں "التعلیقات السلفیہ" کے نماذج پیش کرتے ہیں جو اہل علم کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے اور صاحب التعلیقات کے علمی ذوق پر برھان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حدیث انس: موسیٰ علیہ السلام.... قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ (۱۹۰/ج۱)

امام نسائی نے یہ حدیث دو طریق سے ذکر کی ہے:

(الف) معاذ بن خالد- حماد بن سلمة- سليمان التيمی- ثابت- انس

(ب) یونس بن محمد- حماد بن سلمة- سليمان التيمی- ثابت- انس

اور دوسرے طریق کو ترجیح دی ہے: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ: هٰذَا اَوْلَىٰ بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ

تعلیق نمبر ۴ میں ہے:

هٰذَا يَعْنِيْ كَوْنَهٗ "عَنْ سُلَيْمَانَ وَثَابِتٍ" بِحَرْفِ الْعَطْفِ اَوْلَىٰ بِالصَّوَابِ مِنْ كَوْنِهٖ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ واللہ اعلم

علامہ مزّی نے بھی تحفہ میں امام نسائی کا یہ مقولہ نقل کیا ہے:

وہ لکھتے ہیں قَالَ س: وَهٰذَا اَوْلَىٰ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ- يَعْنِيْ عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَاجِعْ حَدِيْثَ ۸۸۲ (تحفۃ الاشراف ج۱) اور عطف والی روایت صحیح مسلم ...

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور عطف والی حدیث حماد بن سلمہ سے یونس بن محمد المؤدب کی روایت ہے جو صحاح ستہ کا راوی ہے اور معاذ بن خالد المروزی حرف "س" کا راوی ہے۔

حافظ ابن حجر تہذیب میں لکھتے ہیں: "قُلْتُ قَالَ الذَّهَبِيُّ لَهُ مَنَاكِيْرُ وَقَدِ احْتُمِلَ" لیکن حافظ پر تعجب ہے کیونکہ ذہبی کی یہ جرح عسقلانی پر ہے نہ کہ مروزی پر ۰۷۔ مقرون روایت صحیح میں ہے اور ثابت والی روایت صحیح مسلم کی۔ اصول و شواہد دونوں میں ہے تاہم امام بخاری صرف شواہد میں لائے ہیں اور سلیمان والی روایت صحیحین میں نہ اصول میں ہے اور نہ شواہد میں۔ واللہ اعلم

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ ص۱۹۳ ج۱: حَدِيْثُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (هُوَ ابْنُ عَوْفٍ) قَالَ فِي التَّعْلِيْقِ: ص۲ كَذَا وَقَعَ فِي هٰذَا الْاَصْلِ لَاغَيْرُ، وَلَيْسَ فِي اُصُوْلٍ كَثِيْرَةٍ وَصَرَّحَ فِي مُسْلِمٍ وَالتِّرْمَذِيِّ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ وَكَذَا نَبَّهَ عَلَيْهِ السُّيُوْطِيُّ فِي الزَّهْرِ الرُّبٰى بِاَنَّهُ الْحِمْيَرِيُّ لٰكِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ عَلٰى قَوْلِ النَّسَائِيِّ (هُوَ ابْنُ عَوْفٍ) وَكَذَا الْمِزِّيُّ اَوْرَدَهُ فِي الْاَطْرَافِ فِي تَرْجَمَةِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ وَلَمْ يُوْرِدْهُ فِي تَرْجَمَةِ ابْنِ عَوْفٍ وَلَمْ يُنَبِّهْ اَيْضًا عَلٰى قَوْلِ النَّسَائِيِّ هٰذَا ، كَذَا فِي حَاشِيَةِ النُّسْخَةِ النِّظَامِيَّةِ قَالَ النَّوَوِيُّ: اعْلَمْ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيْ عَنْهُ اِثْنَانِ كُلٌّ مِنْهُمَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحَدُهُمَا هٰذَا الْحُمَيْدِيُّ وَالثَّانِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: كُلُّ مَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَهُوَ الزُّهْرِيُّ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَاصَّةً وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَذْكُرْهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهِ بَلْ لَا ذِكْرَ لِلْحُمَيْدِيِّ فِي الْبُخَارِيِّ اَصْلًا وَلَا فِيْ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ۱۲ زهر

یہ تعلیق بہت عمدہ ہے اور "المجتبیٰ" میں "ھو ابن عوف" کی زیادۃ کے حل کے لئے کافی ہے تاہم سیوطی کے عدم تعرض سے وہم ہوتا ہے کہ یہ امام نسائی کا وھم ہے مگر حافظ ابن حجر نے "النکت الظراف" میں اس وہم کو دور کردیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قُلْتُ: وَقَعَ فِی رِوَایَةِ ابْنِ السُّنِیِّ عَنْ قُتَیْبَةَ الزُّهْرِیِّ (کَذَا وَصَوَابُهُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ) وَقَوْلُهُ "ابْنُ عَوْفٍ" وَهْمٌ مِنْ غَیْرِ النَّسَائِیِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَیْرُ ابْنِ السُّنِّی فَلَمْ یَقُلْ فِیْهِ " ابْنُ عَوْفٍ " وَنَسَبَهُ مُسْلِمٌ فِی رِوَایَةٍ (الْحِمْیَرِیِّ) وَقَرَأْتُ بِخَطِّ مُغْلَطَائِی : اِنَّ الْمِزِّیَّ اَغْفَلَ مِنْ هٰذَا الاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

یعنی ابن عوف کی زیادہ صرف ابن السنی کی روایت ہی ہے اور یہ وہم امام نسائی کا نہیں ہے کیونکہ ابن السنی کے علاوہ کسی نے "ابنِ عوف" کی زیادہ کو ذکر نہیں کیا یعنی معلوم ہوتا ہے کہ وہ وہم ابن السنی کا ہے۔ (بابُ قیام اللیل ص ۱۹۱/ج ۱)

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ کَذَا وَقَعَ فِیْ کِتَابِهِ وَلاَ اَدْرِیْ مِمَّنِ الْخَطَأُ فِیْ مَوْضَعِ وِتْرِهِ عَلَیْهِ السَّلاَمُ ص ۲۸۰ ج ۱ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالِدٌ اَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ فِی التَّعْلِیْقِ ص۹ الرِّوَایَةُ الْمُتَّصِلَةُ اَصَحُّ مِنَ الْمُرْسَلَةِ وَبَعْدَهُ زَادَ الْمِزِّیُّ : وَحَدِیْثُ مُعْتَمِرٍ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ (تُحْفَةُ ج٦ ص٣٥٩ رَقْمُ ٨٦٨٢) وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ سَاقِطَةٌ مِنْ النُّسْخَةِ الْمَطْبُوْعَةِ وَقَالَ الْمُنْذِرِیُّ : اِسْنَادُهُ لاَ مَقَالَ فِیْهِ وَخَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ اِمَامٌ فَقِیْهٌ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

ص۲۸۵ ج۱ : قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: هٰذَا أَثْبَتُ الثَّلاَثَةِ

أَیْ یَرْوِیْ حَدِیْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلاَثَةٌ: الْحَسَنُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ وَأَبُوْ رَجَاءٍ ثُمَّ عَنِ الْحَسَنِ حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ هِشَامٌ وَعَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ اَیُّوْبُ وَفِی الرِّوَایَةِ الأُوْلٰی نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ وَفِی الثَّانِیَةِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَفِی الثَّالِثَةِ صَاعاً مِّنْ طَعَامٍ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

وَلَفْظُ نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ مُخَالِفَةٌ لِجَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ وَلَيْس بِمَرْفُوْعٍ عَلَى الصَّحِيْحِ بَلْ هُوَ قَوْلُ مُعَاوِيَة رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَهَا حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ الْمَدِيْنَةَ حِيْنَ حَجَّ وَفِى النَّسائِيِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ وَالأَقِطُ بِفَتْحٍ فَكَسْرٍ مَعْنَاهُ اللَّبَنُ الْمُتَحَجِّرُ

مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مُنْقَطِعٌ قَالَهُ فِى التَّنْقِيْحِ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ حَاتِمٍ فِى عِلَلِهِ عَنْ اَبِىْ حَاتِمٍ أَنَّهُ مُنْكَرٌ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِىُّ رَوَاهُ عَنْهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَضِيَّةَ انْقِطَاعٍ وَاَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِىُّ (عِمْرَانُ بْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سَلْمَانَ) رَوَى عَنْهُ أَيُّوْبُ وَكَانَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ سَالِمَةً عَنِ الانْقِطَاعِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا أَثْبَتُ الثَّلاثَةِ

ص٢٨٤ ج١ : عَنْ اَبِىْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِىِّ الدُّهْنِىِّ

قَالَ ابو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : اَبُوْ عَمَّارٍ اسْمُهُ عُرَيْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَعَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيْلٍ يُكْنٰى اَبَا مَيْسَرَةَ " وسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِى اِسْنَادِهِ ، وَالْحَكَمُ اَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ " قُلْتُ : هٰذَا الْقَوْلُ الاَخِيْرُ لَيْسَ فِى الْكُبْرٰى ــ وَاللهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظُ : فِىْ اِسْنَادِهِ رَاوٍ مَجْهُوْلٌ (فَتْحُ الْبَارِىْ ٤/ ١١٠)

ص٢٤١/ج٢: قَالَ اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُس بْنِ يَزِيْدَ وَاَدْخَلَ هُنَا حَدِيْثًا فِىْ حَدِيْثٍ.

وَفِى الاَطْرَافِ لِلْمِزِّىْ قَالَ : حَدِيْثُ يُوْنُس اَوْلىٰ بِالصَّوَابِ يَعْنِى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح: ٥٨٤٠) رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ السُّنِّىِّ عَنِ النَّسَائِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِىِّ" وَفِى سَائِرِ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّسَائِىِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَسْبُ : لَمْ يَقُوْلُوْا "الْبُخَارِىَّ" وَفِىْ نُسْخَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىْ الصُّوْرِىِّ (بِخَطِّهِ) مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ أَبُوْ بَكْرٍ الطَّبَرَانِىُّ (الاطراف : ج١٢ ص٩٧ - ٩٨)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح: ٥٨٤٠) فِيْ الْكُبْرَىٰ فِيْ الصَّوْمِ وَفِيْ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ (الْكُبْرَىٰ) وَا للهُ اَعْلَمْ

بَابُ ذِكْرِ الإِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِىْ فِيْهِ : ص٢٤٢ ج١ : كِتَابُ الصِّيَامِ

رَوَاهُ ابْنُ اِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ ـ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا يَعْنِىْ حَدِيْثُ ابْنِ اِسْحَاقَ خَطَأٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ ابْنُ اِسْحَاق عَنِ الزُّهْرِىِّ وَالصَّوَابُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ اَخبَرَنَا عَبْدُ ا للهِ بْنُ سعْدِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ

رقم ٢١٠٩ ص٢٤٢ ج١

حَدِيْثُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فِيْ فَضْلِ رَمضَان رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْهُ ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ قَالَ فِى التَّعْلِيْقِ ص١٧ وجْهُ الْخَطَأِ اَنْ عَرْفَجَةَ جَعَلَهُ مِنْ مُسْنَدِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ وَالصَّوَابُ رِوَايَةُ عَرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِ عُتْبَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ ـ وا للهُ اعلم

وَتَوْضِيْحُهُ اَنَّ هٰذَا الْخَطَأَ اِنَّمَا فِىْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ وَاَمَّا رِوَايَةُ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِىِّ وَابْنِ فَضْلٍ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ عَرْفَجَةَ عَلَى الصَّوَابِ كَمَا اَخْرَجَ النَّسَائِىُّ رِوَايَةَ شُعْبَة عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَرْفَجَةَ وَالْفِرْيَابِىُّ عَنْ الثَّوْرِىِّ عَنْ عَطَاءِ رِوَايَةَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عطاء عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ ا للهِ ــ رَجُلٍ مِنْ الصَّحَابَةِ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِىْ النُّكَتِ الظِّرَافِ : فَبِهٰذَا يَتَعَيَّنُ الصَّحَابِىُّ الَّذِىْ اُبْهِمَ فِىْ رِوَايَةِ النَّسَائِىِّ عَنْ عُتْبَةَ فَتَلَخَّصَ مِنْهُ اَنَّ الرِّوَايَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ الْمُعَلِّقُ مِنْ تَعْلِيْقِهِ الشَّيْخَ رَحِمَهُ ا للهُ تَعَالَى وَرَاجِعِ التَّهْذِيْبَ لابْنِ حَجَرٍ لِتَرْجَمَةِ عَرْفَجَةَ بْنِ عَبْدِ ا للهِ السُّلَمِىِّ وَقَالَ الْمِزِّىُّ: رَوَاهُ عَرْفَجَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ــ الخ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وَهٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ : وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ کَانَ قَدْ تَغَیَّرَ وَاَثْبَتُ النَّاسِ فِیْهِ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِیُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ وَاِسْرَائِیْلُ حَدِیْث رَقَمْ ٢١٥٣ ص٢٤٦ ج١

قَالَ اَبُوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدِیْثُ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ هٰذَا اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَاَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ وَاَیْضًا فِی الْمِزِّیْ ..
وَلَا اَعْلَمُ رَوَاهُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ غَیْرُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَیْلٍ
وَکَوْنُهٗ مُنْكَرًا لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَیْلٍ فِیْهِ کَلَامٌ وَالْمَعْرُوْفُ کَوْنُهٗ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ واللہ اعلم

ص ٢٤٨/ج١: بَابُ التَّقَدُّمِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَاتُقَدِّمُوْا الشَّهْرَ — الخ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ طَرِیْقِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا خَطَأٌ
قَالَ فِی التَّعْلِیْقِ : لِاَنَّ اَکْثَرَ الرُّوَاةِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رَوَوْهُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ هٰذَا التَّعْلِیْلُ صَحِیْحٌ لِاَنَّ فِی الْمِزِّیِّ : بَعْدَهٗ ، هٰذَا خَطَأٌ رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ — وَهُوَ الْمَحْفُوْظُ کَذَا فِیْ حَدِیْثِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ ذُکِرَ الاخْتِلَافُ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : هٰذَا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ یَعْنِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةُ مُعَنْعَنَةٌ
فَتَلَخَّصَ اَنَّ یَحْیٰی بْنَ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ کَمَا رَوَاهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَاَمَّا رِوَایَةُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّمَا رَوَاهُ اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَطْ
رَوَاهُ یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَیْضًا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ثُمَّ اَکْثَرُ الرُّوَاةِ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

هُرَيْرَةَ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ الدَّارقُطْنِي بَعْدَ اِخْرَاجِ حَدِيْثِهِمْ: "هٰذِهِ اَسَانِيْدٌ صِحَاحٌ"

فَعُلِمَ مِنْهُ اَنَّ قَوْلَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: هٰذَا خَطَأٌ مَعْنَاهُ لِاَنَّ اَكْثَرَ الرُّوَاةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّمَا رَوَاهُ اَوْلٰى مِنَ التَّعْلِيْقِ عَنْ اَبِيْ سَلمة عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَمَا زَادَ الْمِزِّيْ .. السَّكَنُ التَّعْلِيْلُ الْخَطَأُ لِهٰذَا وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ يَعْلٰى عَنْ عَطَاءٍ مَرْفُوْعاً وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

محمد بن موسیٰ المامونی تلمیذ امام نسائی کا بیان ہے[71]۔ کہ میں نے کچھ اصحاب سے سنا کہ وہ امام نسائی پر "الخصائص" لعلیؓ کی تالیف کے سبب طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے فضائل تو جمع کردیئے مگر فضائل شیخین جمع نہیں کئے چنانچہ میں نے امام موصوف نے اپنی پوزیشن واضح کردی اور پھر جب امام نسائی نے "فضائل صحابہ" لکھی تو کسی نے کہا:

آپ "فضائل معاویہ" کیوں نہیں لکھ دیتے تو امام نے فرمایا:

"اَیَّ شَیْئٍ اُخْرِجُ؟ حَدِیْثَ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْبِعْ بَطْنَہٗ"[72]۔

تو سائل نے اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

نسائی کے حالات کے لئے مراجع:

المراجع: الانساب ۵۵۹/۱، المنتظم ۱۳۱/۶، الکامل فی التاریخ ۹۶/۸، وفیات ۷۷/۱، تہذیب الکمال ۹۶/۸، مختصر طبقات علماء الحدیث لابن عبدالهادی، تذکرۃ الحفاظ: ۶۹۸/۲، العبر ۱۲۳/۲، دول الاسلام ۱۸۴/۱، الوافی ۱۶/۶ج، مرءۃ الجنان ۲۴۰/۲، طبقات الشافعیہ للسبکی ۱۴/۳، البدایہ والنہایہ ۱۲۳/۱۱، طبقات القراء للجزری ۶۱/۱، تہذیب التہذیب ۳۶/۱، شذرات ۲۳۹/۲، الرسالہ المستطرفہ ۱۱-۱۲ اور تاریخ بغدادی ۳۳۰/۲ ۔ ! ــــــــــــــ

(۷۱) النبلاء ۱۲۹/۱۴ (۷۰) دیکھئے میزان، الاعتدال ج ۴ ص ۱۳۲، تہذیب التہذیب

(۷۲) راجع للحدیث "مسند الطیالسی" برقم ۲۶۸۸ من طریق ابی عوانہ واخرجہ مسلم برقم (۲۶۰۴) فی البر والصلۃ بلفظ آخر عن شعبۃ، انظر انساب الاشراف ۱۲۶/۱۳۵/۴

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ